ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا علمبردار

مُفتی محمودؒ

زندہ باد

اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد صرف مفتی محمود صاحب ہی کی ایک ایسی شخصیت برسرِ اقتدار آئی ہے جس کے دل میں اسلام کی خیر خواہی ہے اور جس کا واحد نصب العین اللہ کے قانون کو ہر شعبۂ زندگی میں جاری و ساری کرنا ہے **الحمدللہ** برسرِ اقتدار آتے ہی آپ نے اُمّ الخبائث کو حرام قرار دیدیا اردو کو سرکاری زبان تسلیم کر لیا، جہیز پر پابندی لگادی، عورتوں پر پردے کی پابندی عائد کردی گئی۔ علاوہ ازیں کئی اصلاحات فرمائیں اور آئندہ بھی ۲۲ اسلامی نکات کے مطابق پاکستان کا دستور بنانے کا اعلان کر چکے ہیں، چونکہ قانون سازی مرکز کے تحت ہے اسلئے ان کو خاصی جدوجہد کرنی پڑیگی اور اگر وہ قرآنی نظام رائج کرنے میں کامیاب ہوگئے تو جب کبھی تاریخ پاکستان لکھی جائیگی، یہ سعادت برسرِ عنوان لکھی جائے گی،

ماہنامہ المجاہد کراچی

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان

جلد نمبر ۱۵ شمارہ نمبر ۲۸

مشاہیر علمائے سرحد

حافظ قاری فیوض الرحمان ایم۔ اے،
پروفیسر گورنمنٹ کالج، ایبٹ آباد۔

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب (صفدر) ہزاروی

امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ

شیخ الحدیث — مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ولادت:۔ آپ ۱۹۱۴ء میں بمقام "ڈھکی چیڑاں" دامنی کڑ منگ بالا" علاقہ کرنش تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جناب نور احمد خاں بن گل احمد خاں سوائی نے دو نکاح کئے۔ پہلے نکاح سے صرف ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جو جواں سال مرگیا۔ پھر ۳۰ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ تقریباً ۶۰ سال کی عمر میں خاندان کے بعض بزرگوں کے ایما پر بمقام ڈنہ کی ۱۵ - ۱۶ سالہ خاتون "مسماۃ بخت آورے" سے دوسرا نکاح کیا۔ ان کے بطن سے پہلے بی بی حکمے جان ۱۹۱۱ء کے قریب پیدا ہوئیں، پھر مولانا سرفراز خان صاحب، مولانا عبدالحمید صاحب اور ان کی چھوٹی ہمشیرہ بی بی خانم نے علی الترتیب جنم لیا۔ بی بی خانم کی پیدائش کے ۴۰ دن بعد آپ کی والدہ چیچک کی بیماری سے اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ آپ کی اور آپ کے دوسرے بہن بھائیوں کی تربیت و پرورش سوتیلی ماں نے حقیقی ماؤں کی طرح کی۔ آپ کے والد عالم نہ تھے۔ لیکن عابد ضرور تھے۔

ابتدائی تعلیم:۔ آپ کے والد صاحب کو آپ کی تعلیم کی بہت فکر تھی تقریباً ۱۲ سال کی عمر میں آپ کو "ٹبل" میں تعلیم دلانے کی غرض سے آپ کے پھوپھی زاد بھائی سید فتح علی شاہ کے پاس چھوڑ آئے، وہ چھٹی جماعت کے طالب علم تھے۔ مولانا نے پہلی جماعت میں داخلہ لیا۔ پہلی جماعت کے بعد آپ کے پھوپھی زاد بھائی ٹبل سے منتقل ہو کر "ملک پور" چلے گئے اور "شیر پور" مڈل سکول میں داخلہ لیا۔ آپ کو بھی انہی کے ساتھ جانا پڑا چنانچہ دوسری جماعت آپ نے بھی شیر پور میں پڑھی۔ اسی دوران میں آپ نے قرآن پاک ناظرہ، نماز نماز جنازہ کے ضروری مسائل سیکھے، آپ کے والد نے آپ کے چھوٹے بھائی عبدالحمید کو بھی آپ کے پاس تعلیم کی غرض سے پہنچایا پھر مدرسہ "اصلاح الرسوم" مانسہرہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے استفادہ کیا۔

دادا اور باپ کا انتقال:۔ ۱۹۳۰ء میں آپ کے دادا انتقال کر گئے اور ایک سال بعد ۱۹۳۱ء میں آپ کے والد نے اس دار فانی کو خیرباد کہا۔ دادا کی وفات پر آپ نہ پہنچ سکے البتہ والد صاحب کے انتقال پر دونوں بھائی گھر موجود تھے۔ ان کی تجہیز و تکفین کر کے انہیں "بھادر" کے قبرستان میں شام کے وقت سپرد خاک کیا۔ والد کے انتقال سے گھر کا شیرازہ بکھر گیا اور آپ نے ناگفتہ بہ حالات میں تعلیم حاصل کی، ہروڑی پائیں میں مولانا سخی اللہ شاہ صاحب سے صرف کی ابتدائی کتابیں اور نور الایضاح پڑھیں۔ سنگل کوٹ میں مولانا احمد نبی صاحب سے نحو میر کا کچھ حصہ پڑھا۔ اپنے علاقہ میں تھوڑی بہت تعلیم پانے کے بعد آپ ڈسکہ، وہاں سے وڈالہ سندھواں ضلع سیالکوٹ پہنچے وہاں مولانا محمد اسحاق صاحب رحمانی کے مدرسہ میں امتحان دیکر داخلہ لیا۔ آپ کے چھوٹے بھائی عبدالحمید بھی ساتھ تھے سبعہ معلقہ، شرح جامی اور قطبی تک کی کتابیں یہیں پڑھیں۔

۱۹۳۷ء میں جہانیاں منڈی ضلع ملتان میں مولانا غلام صاحب لدھیانوی سے عبدالغفور، حمداللہ، مسلم الثبوت اور مختصر المعانی وغیرہ کتب پڑھیں اس کے بعد آپ نے مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ کے صدر مدرس مولانا عبدالقدیر صاحب کھیلپوری تلمیذ حضرت مولانا انور شاہ صاحبؒ سے ہدایہ اولین و آخرین، توضیح تلویح، بیضاوی، تصریح، اقلیدس، صدرا، شمس بازغہ، قاضی مبارک، شرح نخبۃ الفکر اور مشکوۃ شریف پڑھیں جب کہ سراجی اور مطول مولانا عبدالواحد صاحب سے پڑھیں۔ آپ موقوف علیہ کی کتب پڑھ کر اپنے چھوٹے بھائی کے ۱½ سال تک منتظر رہے۔ تاکہ دونوں اکٹھے دورۂ حدیث کے لئے دارالعلوم دیوبند کا سفر کریں۔ اسی دوران میں اپنے استاد صاحب کے حکم کے مطابق مولوی فاضل کا کورس پڑھانا شروع کر دیا۔ اب آپ کو ۲۵ روپے مشاہرہ بھی ملنے لگا۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے روانگی:۔ ۱۹۴۱ء میں دونوں بھائی دارالعلوم دیوبند پہنچے، داخلہ کا کامیاب امتحان دے کر دورۂ حدیث میں شریک ہو گئے۔ بخاری و ترمذی شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے، مسلم شریف مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ سے اور ابوداؤد مولانا اعزاز علی صاحب سے پڑھیں۔ سال کے درمیان میں حضرت مدنیؒ کو مراد آباد والی تقریر پر گرفتار کر لیا گیا طلبہ نے حضرت مدنیؒ کی گرفتاری پر سخت احتجاج کیا اور جلسے جلوس نکالنے شروع کر دیئے، حتیٰ کہ پولیس اور فوج کو مداخلت کرنی پڑی، آخری جلوس کی قیادت آپ نے کی، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کے ارشاد پر آپ نے اس سلسلہ ہڑتال کو دارالعلوم دیوبند کے مفاد کے پیش نظر ختم کر دیا، ہنگاموں کے پیش نظر دورۂ حدیث کا امتحان نہ دے سکے مہتمم صاحب کی طرف سے ہدایت کی گئی کہ امتحان کے لئے بعد میں بلا لیا جائیگا، چنانچہ آپ وطن واپس آ گئے، وطن میں چند دن قیام کرنے کے بعد آپ مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ پہنچے اور وہاں تدریس شروع کر دی، اسی دوران میں آپ کو دیوبند میں امتحان کے لئے بلا لیا گیا آپ دوبارہ دارالعلوم دیوبند پہنچے، امتحان دیا اور واپس آ گئے، سند بعد میں ارسال کی گئی، فہرست فضلائے دیوبند کے مطابق آپ نے ۱۳۶۱ھ میں دورۂ حدیث پڑھا،

گکھڑ میں آمد:۔ چوہدری مخر الدین مرحوم اور ماسٹر کرم دین مرحوم کی دعوت پر آپ ۹ جولائی ۱۹۴۳ء کو گکھڑ پہنچے، اور سلسلہ درس و تدریس شروع کر دیا، خطابت کے فرائض بھی آپ کے سپرد ہوئے، آپ اسی جگہ پر بیس پچیس طلبہ کو پڑھاتے رہے۔ ۱۳۶۴ھ میں آپ کا تقرر مدرسہ نصرۃ العلوم میں ہوا، ابتداءً موقوف علیہ تک مختلف کتابوں کا درس دیتے رہے، اور اب کئی سال سے دورۂ حدیث کی دو کتابیں بخاری و ترمذی پڑھانے کا شغل ہے۔

۱۹۴۳ء سے گورنمنٹ ٹریننگ سکول گکھڑ میں قرآن پاک کا درس دے رہے ہیں۔ اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

تحریک ختم نبوت میں گرفتاری:۔ ۱۹۵۳ء میں جب تحریک ختم نبوت شروع ہوئی تو آپ دو بھائی بھی اس میں شریک ہو گئے بالآخر گرفتار ہوئے۔ پہلے گوجرانوالہ جیل میں اور پھر سنٹرل جیل ملتان میں ۹ ماہ کے قریب رہے۔ تعلیم و تعلم کا سلسلہ یہاں بھی جاری رکھا۔ اور غلام جیلانی صاحب برق کی کتاب "دو اسلام" کا جواب "ایک اسلام" کا مسودہ یہیں تیار کیا گیا۔

حج بیت اللہ:۔ ۱۹۶۹ء میں اللہ پاک نے آپ کو حج کی سعادت نصیب فرمائی۔

تصنیفی خدمات:۔ آپ بہترین مصنف بھی ہیں، اس وقت تک آپ چھوٹی بڑی ۲۱ سے زائد کتابیں لکھ چکے ہیں جو شائع ہو چکی ہیں۔ اور کئی ایک شائع ہونے والی ہیں۔ ہم یہاں صرف چند ایک کتابوں کا تذکرہ مناسب سمجھتے ہیں۔ تاکہ قارئین بخوبی اندازہ کر سکیں کہ آپ صاحب لسان ہی نہیں بلکہ صاحب قلم بھی ہیں۔ آپ کی چند کتابوں پر ماہنامہ دارالعلوم (دیوبند) بابت ماہ ستمبر ۱۹۶۲ء نے انتقاد کیا ہے۔ وہ نقل کیا جاتا ہے۔

۱۔ **احسن الکلام حصہ اوّل:۔** "اس کتاب میں قرآن حکیم، صحیح احادیث، آثار صحابہ کرامؓ، تابعین و اتباع تابعین و دیگر جمہور فقہا اور محدثین عظامؒ کے اقوال سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ امام کے پیچھے نماز میں کسی قسم کی قراءت عموماً اور سورہ فاتحہ کی قراءت خصوصاً صحیح نہیں ہے۔

یہ کتاب نہایت سلیس و شگفتہ اردو میں لکھی گئی ہے دلائل مضبوط اور طرز استدلال جاندار ہے، صفحات ۲۳۶ سائز ۲۶×۲۰/۸ قیمت تین روپے آٹھ آنے، کتابت و طباعت نفیس، کاغذ سفید۔"

احسن الکلام حصہ دوم:۔ احسن الکلام کی دوسری جلد میں فاضل مولف نے اپنے مخصوص انداز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کو رکن اور ضروری ٹھہرانے والے فریق کے پیش کردہ نقلی و عقلی دلائل پر روایۃً اور درایۃً سیر حاصل بحث کی ہے، اور مسلک حق کو بڑے اچھے انداز میں واضح کیا ہے۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات، سائز ۲۶×۲۰/۸ قیمت ۲ روپیہ، کتابت و طباعت عمدہ، کاغذ اچھا،

باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ ۲۲ جمادی الاخری ۱۳۹۲ھ

مطابق

۴ اگست سنہ ۱۹۷۲ء

جلد ۱۵

شمارہ ۲۸

قیمت ۴۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ ۲۰/۰ روپے

ششماہی ۱۰/۰ "

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

مرتب

ندیم سہارنپوری

ہمہ گریاں واوخنداں

انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ جسے چاہیں دینی خدمت، اپنی عبادت اور فوق الادراک خلافت کے لئے چن لیں۔ عرصہ ہوا اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کو خدمت قرآن کے لئے منتخب فرما لیا تھا۔ چنانچہ قطب عالم مفسر قرآن حضرت لاہوریؒ تقریباً چالیس سال مسلسل درس قرآن کے فیوض سے ملک کے اطراف وجوانب کے مسلمانوں کی روحانی پیاس بجھاتے رہے۔ اگرچہ آپ کے ظاہری فیوض سے رسوم و بدعات اور کفر و الحاد کے قلعوں میں بھی زلزلہ پڑا۔ اور باطنی فیوض سے قلات سے لیکر ڈھاکہ تک اور برصغیر سے باہر کے مسلمان بھی فیضیاب ہوتے رہے۔ لیکن آپ کی زندگی کی جو نمایاں خصوصیت رہی وہ بلاناغہ درس قرآن تھا۔ آپ کے بعد یہی خدمت آپ کے چھوٹے فرزند حضرت مولانا حافظ حمید اللہ صاحب انجام دیتے رہے، جنہوں نے یہ خدمت اپنے ذمہ لیکر اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کو افاضۂ طریقت کے لئے فارغ کر رکھا تھا، مگر ان کی عمر نے بھی وفا نہ کی۔ وہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر اپنے باخدا والدین سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چنانچہ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ کو اسباقِ طریقت دینے کے سوا روزانہ درس قرآن اور جمعرات کو مجلس ذکر کے فرائض بھی انجام دینے پڑتے ہیں ان کے سوا جمعیۃ علماء اسلام کی ذمہ داری کا بوجھ بھی اٹھایا ہوا ہے۔ ان دونوں سے بڑے بھائی حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب عرصہ دراز سے ہجرت کر کے حرمین شریفین تشریف لے گئے اور مدت تک روضۂ اطہر کے پاس مسجد نبوی میں عربی زبان میں درس دیتے رہے۔ ایک بار آپ کے درس سننے کے لئے شاہ سعود مرحوم بھی شریک ہوئے۔ آخر عمر میں آپ مکہ معظمہ تشریف لے آئے اور طواف کعبہ کی لذتوں سے سرشار ہونے لگے، یہاں تک کہ ایک طواف میں جبکہ سات بار خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانا پڑتا ہے جس کو شوط کہتے ہیں۔ اس ہر شوط میں آپ ایک پارہ قرآن پاک تلاوت فرماتے۔ گویا ایک طواف میں سات پارے تلاوت کر دیتے۔ اسی طرح دن رات طواف ہی میں لذت وصال سے بہرہ اندوز ہوتے دنیا و مافیہا سے منقطع ہو کر فنا فی اللہ رہے۔ دنیا میں بڑے بڑے عباد و زہاد گذرے ہیں اور اب بھی ہیں، مگر ایسے بزرگ کی مثال ملنی مشکل ہے جو روزانہ چند لاکھ بار اسم ذات کا ذکر بھی فرمائیں۔ اور درود و سورہ قرآن کا پوچھنا ہی کیا ہے۔ دراصل ان معمولات کی توفیق و تکمیل بھی ان حضرات کی کرامات میں داخل ہوتی ہے۔ زائرین حرمین شریفین جب وہاں جاتے، حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب کے دیدار سے حضرت لاہوریؒ کی یاد تازہ کر لیتے۔ مگر آہ کہ آخری ایام میں حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خالق کی خاطر مخلوق سے تبتل و علیحدگی اختیار فرمالی تھی۔ آخر کار تین دن بیمار رہ کر واصل باللہ ہو گئے۔ وہ بیشک مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ کے مصداق خوش و خرم اور خنداں و فرحاں تشریف لے گئے۔ مگر ہم سب کو گریاں چھوڑ گئے۔ آہ! یہ خادم قرآن خاندان ختم ہو گیا۔ اب ایک چراغ روشن باقی ہے، جن کو حضرت مولانا عبید اللہ انور کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور مرحوم کو رفیق اعلیٰ کے (ورق الٹیئے)

ہمراہ اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کی سرپرستی میں ان کے اپنے بچے اور مولانا حافظ حمید اللہ صاحب مرحوم کے بچے حفظ قرآن سے فارغ ہو کر علوم ظاہری و باطنی کے فاضل بن کر اس چشمۂ فیض کو جاری رکھیں۔ آمین!

(غلام غوث ہزاروی)
ناظم جمعیۃ علماء اسلام پاکستان،

مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم مرکزی کے نام

آپ از راہ کرم اضلاع سرگودھا، جھنگ، سیالکوٹ گوجرانوالہ اور سکھر میں کام بہت جلد شروع فرمادیں۔ ان مقامات میں مخلص علماء و کارکن ہر طرح آپ کا ہاتھ بٹائیں گے۔ ضلع سرگودھا میں حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب جیسے مخلص اور پرانے رہنما پہلے سے کام کر رہے ہیں۔ سیالکوٹ میں آپ کارکن حضرات سے واقف ہیں۔ گوجرانوالہ میں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزی پہلے سے توجہ فرما رہے ہیں۔ سکھر میں گھوٹکی کی تحصیل اور دوسرے مقامات آپ کی توجہ کے محتاج ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے موجودہ کام ممبر سازی رضاکار سازی، انتخابات اور فراہمی فنڈ آپ کے سامنے ہیں۔ آپ کی نگرانی اور دورہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ دورے میں جن جن امور کا آپ کے خیال میں آئندہ خیال رکھنا ضروری ہو وہ نوٹ فرما کر مرکز میں رپورٹ دیں۔ فقط

غلام غوث ہزاروی
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

ترجمان اسلام

کی اشاعت بڑھانا آپ کا قومی و جماعتی فریضہ ہے

رفتار زمانہ

احمد حسین کمال

حمود الرحمان کمیشن رپورٹ کی اشاعت

عوام کے مفاد کے منافی نہیں ہے

صدر بھٹو نے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ "حمود الرحمان کمیشن رپورٹ" سے اگر عوام کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ ہوا تو اسے شائع کر دیا جائے گا۔

حمود الرحمان کمیشن رپورٹ گذشتہ سال کے اس المیہ سے متعلق ہے، جس کے نتیجہ میں مشرقی پاکستان علیحدہ ہو گیا، بھارت کے مقابلہ میں پاکستانی افواج کو ہزیمت اٹھانی پڑی اور ایک لاکھ کے قریب فوجی و سول افراد بھارت کی قید میں چلے گئے۔

پاکستان کی تاریخ کا یہ قومی المیہ ایسا نہیں ہے جسے پاکستان کا معمولی سے معمولی فرد بھی نظر انداز کر دے اور جس سے وہ کسی نہ کسی طرح متاثر نہ ہوا ہو۔

اس المیہ نے پاکستان کے ۲۵ سالہ ڈھانچہ کو توڑ کر رکھ دیا ہے اور ملک کی بنیادیں ہلا دی ہیں۔ اس سے نہ صرف پاکستان کی موجودہ نسل بری طرح متاثر ہوئی ہے بلکہ آئندہ نسلیں بھی اس کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتی ہیں۔

اس المیہ کا بدترین پہلو یہ ہے کہ اس کے اصل حقائق کا ذرہ برابر علم پاکستان کے عوام کو نہیں ہے اتنی بڑی قیامت گذر جانے کے باوجود وہ نہیں جانتے کہ یہ کیسے ہوا اور کیوں کر ہوا۔

انہیں تو ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء تک یہ ہی بتایا جاتا رہا کہ مغربی پاکستان میں بھی اور مشرقی پاکستان میں بھی حالات بدستور کنٹرول میں ہیں اور پاکستانی افواج ہر جگہ دشمن کو پسپا کر کے اس کے دانت کھٹے کر رہی ہیں، اور پھر ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کی صبح کو انہیں اچانک معلوم ہوا کہ مشرقی پاکستان ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ ایک لاکھ کے قریب پاکستانی فوج ہتھیار رکھ کر خود کو بھارت کے حوالے کر چکی ہے اور مغربی پاکستان میں بھی پنجاب سندھ اور آزاد کشمیر کا بہت سا علاقہ بھارت کے قبضہ میں جا چکا ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ سانحہ ایسا نہیں ہے، جسے کبھی بھلایا جا سکتا ہے، اور اس ملک کے عوام پر اس سے بڑا کوئی ظلم نہیں ہو سکتا کہ اس المناک سانحہ کی صحیح صورت حال و تفصیلات سے انہیں بالکل بے خبر رکھا جائے یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ پاکستان کے اندرونی حالات سے پاکستان کے دشمن تو پوری طرح باخبر ہوتے ہیں، لیکن پاکستان کے عوام ان حالات سے بالکل بے خبر رکھے جاتے ہیں

یہ ہی وجہ ہے کہ جب کبھی کوئی گروہ جوڑ توڑ کر کے برسر اقتدار آیا تو اس نے عوام کو جیسا کچھ چاہا باور کرا دیا۔

پاکستان کے عوام کے ساتھ پاکستان کے حکمرانوں کا یہ رویہ نہ صرف ظالمانہ ہے بلکہ غدارانہ ہے۔

پاکستان کے عوام کو آج تک یہ نہیں معلوم کہ تقسیم ہند کے وقت برطانوی حکومت، کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان کیا سمجھوتہ طے پایا تھا جس کی رو سے تقسیم کو تینوں فریق نے قبول کیا اور پنجاب و بنگال کو ٹکڑے

طبع نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا

کر ڈالا۔

پاکستان کے عوام کو نہیں معلوم کہ کشمیر میں پہلی فائر بندی کس سمجھوتہ کے تحت عمل میں آئی تھی۔

پاکستان کے عوام نہیں جانتے کہ راولپنڈی سازش کیس کی تفصیلات کیا ہیں؟

پاکستان کے عوام کو کچھ خبر نہیں کہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم جناب لیاقت علی خاں کو کیوں قتل کیا گیا اور اس کی جو تحقیقات کی گئی اس کی کیا تفصیلات ہیں۔ ڈاکٹر خان صاحب کے قتل کے محرکات کیا تھے؟

امریکہ کے ساتھ پاکستان نے جو دفاعی معاہدے کئے اور پہلے معاہدہ بغداد میں اور اس کے بعد سینٹو میں پاکستان کی شمولیت کے سلسلے میں جو شرائط طے ہوئیں پاکستان کے عوام ان سب سے بے خبر ہیں۔

۱۹۶۵ء کی جنگ اور پھر جنگ بندی کے اصل حقائق سے بھی پاکستان کے عوام آج تک بے خبر ہیں۔

معاہدہ تاشقند جو بھٹو صاحب کی سیاسی دعوائی زندگی کے آغاز و ارتقاء کا حرف اول اور حرف آخر تھا، ایوب خاں کے علیحدہ ہو جانے، یحییٰ خاں کے رخصت ہو جانے اور بھٹو صاحب کے برسر اقتدار آجانے کے بعد بھی عوام کے لئے ابھی تک ایک راز ہی ہے۔

غلام محمد، سکندر مرزا، ایوب خاں اور یحییٰ خاں سے بھٹو صاحب تک یکے بعد دیگرے اقتدار کی برسر اقتدار منتقلی بجائے خود ایسے واقعات ہیں جو اپنے پیچھے جوڑ توڑ کے واقعات کا ایک سلسلہ رکھتے ہیں۔ اور ان سب کے کسی ایک جز سے بھی پاکستان کے عوام آج تک باخبر نہیں کئے گئے

مشرقی پاکستان کے سقوط اور فوج کی ہزیمت تو ایک ایسا واقعہ ہے۔ جس کے تمام پس پردہ حالات سے قوم کے ایک ایک فرد کو باخبر ہونا چاہیئے، تاکہ وہ آئندہ موقعہ پرست اور عزائم پسند افراد کے جھانسے میں نہ آئے اور جتنا کچھ پاکستان اب بچ رہا ہے۔ اس کے استحکام میں گہری دلچسپی لے سکے۔

بھٹو حکومت کا تو یہ فرض تھا کہ وہ ایوب اور یحییٰ کے دور حکومت کی ہر چھوٹی اور بڑی بات عوام کے سامنے رکھ دیتی۔ بالخصوص الیکشن کے بعد یحییٰ کے تمام اقدامات کی تفصیلات سے پاکستان کے عوام کو باخبر کر دینا چاہیئے تھا تاکہ عوام اپنے حقیقی دوستوں اور دشمنوں کو پوری طرح پہچان سکیں۔

پاکستان کو مستقبل کے ہر بحران سے بچانے کا واحد طریقہ یہ ہی ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ نہ صرف حمود الرحمان کمیشن رپورٹ کو ہی من و عن اور تمام و کمال شائع کیا جائے بلکہ سابق صدر یحییٰ خاں کے تمام سول و فوجی اقدامات کے سلسلہ کی خفیہ سرکاری دستاویزات بھی عوام کی معلومات کے لئے شائع کر دی جائیں اور پاکستان کے قیام سے لے کر اب تک کے ایسے تمام معاملات جنہیں ابھی تک صیغہ راز میں رکھا گیا ہے عوام کے علم میں لے آئی جائیں۔

اس بے خبری سے پاکستان کے عوام کو ماضی میں گمراہ کیا جاتا رہا ہے۔ اور اب بھی اس قسم کی سازشیں جاری ہیں

بھٹو صاحب کا دعویٰ ہے کہ ان کی حکومت پاکستان کی پہلی عوامی حکومت ہے۔ اس لئے اس کا تو پہلا فرض ہی یہ ہے کہ وہ عوام سے کوئی بات نہ چھپائے۔ بہرحال عوام کو حقائق سے باخبر کرنا ہی عوام کے مفاد کی بنیادی بات ہے۔ انہیں بے خبر رکھ کر گذشتہ ۲۵ سال میں ملک نے کھویا ہی ہے پایا کچھ نہیں ہے۔ اب بھی اس روایت کو بدل دینا چاہیئے اور اس کا آغاز حمود الرحمان کمیشن کی رپورٹ کی عام اشاعت سے ہو جانا چاہیئے۔

(۲۱ جولائی ۱۹۷۲ء)

سندھ کا لسانی سمجھوتہ

حکومت سندھ نے اس لسانی آرڈیننس کا متن جاری کر دیا ہے، جس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ سندھ میں لسانی تنازعہ سے متعلق دونوں فریقوں اور مرکزی حکومت کی قائم کردہ مصالحتی کمیٹی کے اتفاق رائے سے تیار کیا گیا تھا

لسانی آرڈیننس کا متن پڑھنے کے بعد حیرت ہوتی ہے کہ لسانی تنازعہ کے دونوں فریق کتنی سی معمولی بات پر ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہو گئے تھے۔

لسانی آرڈیننس کا یہ متن محض ایک وضاحتی آرڈیننس ہے۔ جس سے حکومت سندھ کے نافذ کردہ لسانی بل کے اس حصہ کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ جس سے اردو زبان کے بارے میں خطرہ محسوس کیا گیا تھا۔

شائع شدہ متن کے مطابق اس آرڈیننس کے ذریعہ اردو زبان اور اردو بولنے والوں کو مندرجہ ذیل تحفظات دیئے گئے ہیں:۔

۱۲ سال کے عرصہ کے لئے

الف۔ کسی شخص کے ساتھ صوبہ سندھ کی کسی سول سروس یا صوبہ سندھ سے متعلق سروس پر تقرر یا ترقی کا اہل ہو اس لئے امتیاز نہیں برتا جائے گا کہ وہ سندھی یا اردو زبان نہیں جانتا۔

ب۔ کسی شخص کو جو اس آرڈیننس کے نفاذ سے فوراً پہلے کسی سول سروس یا صوبہ سندھ کے امور سے متعلق سروس میں ہو، اس لئے ملازمت سے برطرف نہیں کیا جائیگا کہ وہ سندھی یا اردو زبان نہیں جانتا۔

ج۔ قانون کا استعمال اس طرح ہوگا کہ اردو کے خلاف امتیاز نہ ہو۔

قانون کا نفاذ اس طریقہ سے ہوگا کہ اس سے اردو کا استعمال کسی طرح بھی متاثر نہ ہو۔

(جنگ کراچی ۲۲ جولائی ۱۹۷۲ء)

یہ ہیں وہ تحفظات جو اس آرڈیننس کے ذریعہ اردو زبان اور اردو بولنے والوں کے حاصل ہوئے ہیں ۱۲ سال کے عرصہ کے لئے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کیا صرف اتنی سی بات کے لئے یہ تمام ہنگامہ برپا ہوا۔ حالانکہ یہ وضاحت تو لسانی بل کے خلاف کسی بھی عدالت سے حاصل کی جا سکتی تھی۔ اس لئے کہ عبوری آئین میں اردو کو جو مقام دیا گیا ہے۔ اس کی رو سے وہ نہ صرف ۱۲ سال کے لئے بلکہ جب تک پاکستان قائم ہے اور خدا کرے ہمیشہ قائم رہے۔ اس وقت تک کے لئے ان حقوق کی حفاظت تھی۔ پھر اتنے بڑے ایجی ٹیشن کی کیا ضرورت تھی؟

بہرحال ہمیں خوشی ہے کہ اردو کے حامی سرکردہ افراد اس لسانی آرڈیننس پر مطمئن ہو گئے ہیں اور اردو زبان کی بقاء و تحفظ کے لئے اسے کافی سمجھتے ہیں۔

خدا کرے کہ ملک کے اتحاد و سالمیت کے لئے یہ سمجھوتہ معاون ثابت ہو، اور سندھ میں دونوں طبقے ایک ملت بن کر زندگی بسر کرتے رہیں۔

(۲۳ جولائی ۱۹۷۲ء)

جمعیۃ علماء اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام لاہور شہر کے کنوینر حضرات کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مرکز سے سفارش کی گئی ہے کہ انتخابات میں (ماہ ستمبر تک) توسیع کی جائے اجلاس میں جناب مرزا جانباز صاحب، میاں عبدالرحمٰن صاحب، مولانا ابراہیم صاحب اور میاں محمد حنیف صاحب نے شرکت کی۔ اجلاس میں مولانا ابراہیم صاحب نے بتایا، کہ ہم نے مختلف شاخوں کے کنوینر حضرات سے رابطہ قائم کیا۔ وہاں جا کر حالات دیکھے ہیں، کام تسلی بخش طور پر ہو رہا ہے۔ حلقہ سعدی پارک، جہانگیر آباد، سمن آباد، لیک روڈ، راج گڑھ، شام نگر، کرشن نگر، مزنگ، کوٹ لکھپت، کریم پارک روڈ، راوی روڈ وغیرہ۔ مولانا ابراہیم صاحب نے تمام حلقوں سے اپیل کی کہ وہ جلد از جلد ممبر سازی مکمل کر لیں۔ اور جن حلقوں میں ہمارا وفد ابھی تک نہیں گیا۔ وہ دفتر سے رابطہ قائم کریں اور تاریخ مقرر کریں۔ ہمارا وفد وہاں پہنچ جائے گا۔

طارق محمود آفس سیکرٹری دفتر جمعیۃ لاہور شہر)

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا انتخاب بتاریخ ۶ راگست ۱۹۷۲ء بروز اتوار بوقت نو بجے صبح دفتر چوک بنی میں ہونا قرار پایا ہے۔ لہٰذا تمام اراکین راولپنڈی شہر، اسلام آباد سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مقررہ تاریخ اور وقت پر تشریف لا کر انتخاب میں حصہ لیں۔

چکوال اور پنڈ دادنخاں میں ختم نبوت کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام چکوال کے زیر اہتمام ۱۰ ستمبر کو چکوال اور ۱۱ ستمبر کو پنڈ دادنخاں میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہونگی جس میں خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب خطاب فرمائیں گے۔

صراحت

احمد حسین کمال

مصر سے روسی عملہ کی واپسی اور مغربی پریس

مغربی پریس اور نشریاتی اداروں (بی، بی، سی لندن) وغیرہ کو یہ شکایت ہے کہ مصر سے روسی ماہرین کی واپسی کے معاملہ کو روس اور مصر کے اخبارات چنداں اہمیت نہیں دے رہے ہیں (بی، بی، سی لندن ۲۰ جولائی ۱۹۷۲ء کا نشریہ) اور اس کا ذکر دونوں فریق نے ایک معمول کے مطابق واقعہ سے زیادہ نہیں کیا ہے۔

اس سلسلہ میں مغربی پریس، نشریاتی اداروں اور ان سے متاثر ایشیائی اور مشرق وسطیٰ کے ملکوں کے اخبارات وغیرہ نے، مصر سے روسی ماہرین و کاریگروں کی واپسی کے اعلان کو ایک بہت اہم اور سیاسی واقعہ کی حیثیت سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس پر اس قسم کی قیاس آرائیوں کے حاشیے چڑھانے چاہے ہیں۔ جن سے یہ تاثر ملے کہ مصر جو اب تک روس کی کالونی تھا، اب روس کی فوجی گرفت سے اچانک آزاد ہونا چاہتا ہے۔

دراصل مغربی پریس، خبر رساں ایجنسیوں اور ان کے ایشیائی گماشتوں نے اول دن سے ہی مصر کے بارے میں یہ بے بنیاد تاثر عام کر رکھا تھا کہ مصر پر روس کی سخت فوجی گرفت ہے اور وہ محض روس کا ایک طفیلی ملک ہے۔ اس سے ان کا مقصود یہ رہا ہے کہ اسرائیل کی اس پوزیشن پر پردہ پڑا رہے کہ وہ عرب دنیا میں امریکہ کی ایک فوجی چھاؤنی ہے۔ اور اس طرح امریکہ براہ راست عربوں اور ایشیائیوں کی نکتہ چینی کا زبردست نشانہ نہ بنے۔ چنانچہ ایک حد تک یہ مقصود حاصل بھی ہوا۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مصر اور روس کے تعلقات اول دن سے ہی ایسی نوعیت کے تھے۔ جس کی رو سے مصر جب چاہتا، روسی معاونین کو ان کے ملک واپس بھیج سکتا تھا۔

مصر نے روس کو کبھی یہ اجازت نہیں دی کہ وہ مصر یا کسی اور عرب ملک کی زمین پر اپنے فوجی اڈے تعمیر کرے اپنے اقتصادی مراکز قائم کرے۔ اپنے تجارتی مفادات وسیع تر کرے یا عربوں کے داخلی و خارجی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت کی جسارت کرے۔

مصر کے ترقیاتی منصوبوں مثلاً اسوان بند کی تعمیر جو دنیا کا سب سے بڑا بند ہے۔ فولاد سازی کے کارخانوں، اور متعدد دوسری صنعتوں، نیز جدید فوجی ٹیکنیک کے مطابق دفاعی مراکز و اسلحہ خانوں کی تعمیر اور تربیت کے لئے روس سے کاریگروں اور ماہرین کا عملہ کسی قسم کی مخصوص رعایت دیئے بغیر بلایا جاتا رہا ہے۔

مصر کی زبردست ترقیاتی رفتار کو دیکھتے ہوئے روسی ماہرین و کاریگروں کے عملہ کی یہ تعداد ہرگز ضرورت سے زیادہ نہیں ہے۔

نہر سویز کو قومی ملکیت میں لینے کے وقت سے اب تک یعنی ۱۵، ۱۶ سال کے عرصہ میں چھوٹے بڑے کم و بیش ایک ہزار ترقیاتی منصوبے روس کی امداد سے مصر میں تکمیل کو پہنچے ہیں۔ جن کی وجہ سے مصر جیسا پسماندہ اور تاخواندہ ملک آج نہ صرف ایشیاء و افریقہ میں بلکہ یورپ کے چند بڑے ملکوں کو چھوڑ کر تمام دنیا میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور خود کفیل ملک بن گیا ہے۔ حالانکہ اس دوران ۲ مرتبہ اسے براہ راست نبرد آزما اسرائیلی جارحیت کا نشانہ بننا پڑا، اور ہمسایہ عرب ملکوں کا ہدف سازش و ملامت بھی رہنا پڑا ہے۔

۱۹۶۷ء کی تباہ کن جنگ کے بعد مصر کو اور تو اپنے تمام ترقیاتی اور فوجی منصوبے مکمل کرنے پڑے اور یہ سب کچھ بھی تنہا روس کے تعاون سے ہی اسے حاصل ہوا۔

اس زبردست تعاون و امداد کے باوجود مصر نے کسی مرحلہ پر بھی روس کی بالادستی اور مداخلت کو تسلیم نہیں کیا، اور نہ اپنے آپ کو روس کے ساتھ کسی دفاعی یا فوجی معاہدہ میں منسلک ہونے دیا۔ حتیٰ کہ مصر میں کمیونسٹ جماعت کو پہلے مرحلہ پر ہی خلاف قانون قرار دے کر صدر ناصر نے روسی نظریات کی درآمد مصر میں ہمیشہ کے لئے بند کر دی تھی۔

جبکہ مصر کے بعض ہمسایہ عرب ملکوں اور مشرق وسطیٰ کی چند مسلم ریاستوں میں امریکی اثر و نفوذ کا یہ عالم رہا اور اب تک ہے کہ ان کا تیل، ان کی اقتصادیات اور ان کی فوجی حیثیت تمام تر امریکہ کے حیطۂ اختیار میں ہے۔

لیکن مغربی پریس اور ایشیائی مسلمان ملکوں میں ان کے حامی عناصر مسلسل یہ پروپیگنڈا کرتے رہے کہ مصر میں تو عملاً روسی راج قائم ہے اور روس کے تمام داخلی و خارجی معاملات روس کے تابع ہیں۔

مگر جب سالہا سال کے اس مسلسل پروپیگنڈے کے علی الرغم اچانک مصر سے یہ اطلاع آئی کہ مصر سے روسی ماہرین واپس بھیجے جا رہے ہیں اور اس بارے میں روس کی طرف سے نہ تو کوئی مزاحمت ہوئی اور نہ کوئی اعتراض تو مغربی پریس کو اپنے پندرہ بیس سال کے مسلسل پروپیگنڈے کی قلعی کھل جانے کا اندیشہ نظر آنے لگا۔ اور ان کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکنے لگی۔ چنانچہ اس سے قبل کہ مصر کا اعلان مصر کے اخبارات و نشریات کے ذریعہ دنیا کے سامنے آتا، اور روس کی طرف سے اس پر اظہار رائے ہوتا، مغربی پریس نے مصر سے روسی عملے کی خبر کو اپنے حاشیوں اور سرخیوں کے ساتھ اس طرح دنیا بھر میں ریلیز کیا جس سے یہ تاثر پھیلا ہو کہ مصر روس سے تنگ آ چکا ہے۔ اس لئے اس نے یہ قدم اٹھایا ہے اور یہ کہ اب وہ امریکہ سے رجوع کرے گا وغیرہ وغیرہ۔

مغربی پریس کے پھیلائے ہوئے اس تاثر کو اس کے ایشیائی ملکوں کے گماشتوں اور اخبارات نے بھی اپنے مزید اضافوں اور شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔

پورے ۴۸ گھنٹوں تک یہ تاثر پوری دنیا اور بالخصوص پاکستان وغیرہ مسلمان ملکوں میں پھیلایا جاتا رہا۔ لیکن جب ۴۸ گھنٹے بعد مصر کے اخبارات دنیا بھر میں پہنچے تو ان سے معلوم ہوا کہ یہ تو ایک عام سی کارروائی تھی اور روس کا جتنا عملہ اپنے کاموں سے فارغ ہو چکا تھا، یہ تو اس کی واپسی ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کو مصر میں کوئی بڑی اہمیت ہی نہیں دی گئی ہے۔ روس نے بھی اسے ایک معمولی کارروائی قرار دیا ہے تو اب مغربی پریس اور بی، بی، سی لندن وغیرہ نشریاتی ادارے شکایت کے طور پر کہہ رہے ہیں کہ مصر اور روسی کے اخبارات نے اس واقعہ کو زیادہ اہمیت نہیں دی ہے۔

روس کے بعض اقدامات پر مصر میں ہمیشہ نکتہ چینی کی جاتی رہی ہے۔ بارہا صدر ناصر مرحوم نے روس کو اس کی بعض پالیسیوں پر برملا ٹوکا ہے۔ اخبار بین طبقہ کو معلوم ہوگا کہ روس نے جب الجزائر میں اپنا فوجی اڈہ قائم کرنے کا پروگرام بنایا تھا تو صدر ناصر نے اس کی سخت مخالفت کی تھی، اور بالآخر روس نے یہ منصوبہ ترک کر دیا تھا۔ اس پر مدتوں الجزائر کے لیڈر صدر ناصر اور مصر سے ناراض رہے۔ عراق کے معاملات میں بھی روس کی بڑھتی ہوئی دلچسپی پر مصر نے اور صدر ناصر نے کھل کر نکتہ چینی کی تھی۔

صدر ناصر کے بعد انور السادات نے بھی کئی مرتبہ روس پر تنقید ہے۔ لیبیا وغیرہ ممالک جو روس سے امداد بھی حاصل کرتے ہیں۔ بعض معاملات میں علانیہ روس پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں۔ سوڈان کا واقعہ تو حال ہی کا ہے کہ روس کے حامی عناصر کو کس طرح سوڈان میں ختم کیا گیا لیکن اس کے باوجود روس کے ساتھ ان ملکوں کے تعلقات برستور ہیں۔ مصر کے مشہور مدبر اور اہل قلم محمد حسین ہیکل نے ہمیشہ یہ لکھا ہے کہ روس اس حد تک عربوں کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ کہ اسرائیل کو بالکل ہی نیست و نابود کر دیا جائے۔ نہ وہ اس قضیہ پر عالمی جنگ کا براہ راست خطرہ مول لے سکتا ہے۔

اس لئے روس پر کسی قسم کا خوش فہمانہ اعتماد نہ

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

افکار معاصرین

تحریر مسعود احمد مسرور

نیپ سے پابندی اٹھا کر موجودہ حکومت نے بڑی جرأت کا ثبوت دیا ہے

سرحد کی حکومت نے اب تک پختونستان کا مسئلہ کیوں نہیں کھڑا کیا

گذشتہ چند دنوں سے اخبارات نے صوبہ سرحد کی حکومت اور عوام کے خلاف ایک خطرناک مہم کا آغاز کر رکھا ہے۔ پچھلے دنوں ٹرسٹ کے ایک مقامی روزنامہ نے ایک کالم میں ایک لطیفہ شائع کیا تھا جس سے پٹھانوں کی تضحیک کا پہلو نمایاں طور پر واضح تھا۔ اس کے بعد راولپنڈی کے ایک روزنامہ نے نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ کو سرحدی موشے دایان لکھا جس سے لاکھوں پٹھانوں کی دل آزاری ہوئی۔ غرضیکہ دوسرے کئی اخبارات شاید ہی کوئی دن ایسا جانے دیتے ہوں۔ جب وہ اس حکومت کے خلاف کچھ نہ کچھ شائع نہ کریں۔

یہاں نیپ اور جمعیتہ کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ اخبارات کسی کے اشارے پر ایسا مواد شائع کر رہے ہیں۔ جس سے سرحد کے عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچے اور وہ مشتعل ہو کر ایسے اقدامات کرنے پر مجبور ہو جائیں جس سے سرحد میں امن و امان کی حالت میں خلل واقع ہو، اور اس طرح ان لوگوں کو جن کے ایماء پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ نیپ اور جمعیتہ والے حکومت چلانے کے اہل نہیں۔

ان سیاسی حلقوں کے مطابق جب سے صوبہ سرحد میں نیپ اور جمعیتہ کی حکومت قائم ہوئی ہے۔ اس وقت سے اب تک نہ صرف اخبارات کے ذریعہ بلکہ دوسرے ذرائع سے ہی ایسے حالات پیدا کئے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح سرحد میں ایک بحران پیدا کر کے حکومت کو بدنام کیا جائے۔

ان حلقوں کا کہنا ہے کہ اس حکومت کو ناکام بنانے کے لئے اخبارات کے علاوہ چند مفاد پرست سیاست دان بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ یہ وہ سیاست دان ہیں جو شروع سے نیشنل عوامی پارٹی کے خلاف پروپیگنڈا کرتے آئے ہیں۔ کہ "یہ جماعت حب الوطن نہیں ہے اور اس جماعت کے رہنما "غدار" ہیں اور ہندوستان کے ایجنٹ ہیں"۔ یہ وہ مفاد پرست سیاستدان ہیں جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا جانتے ہیں۔ ان ابن الوقت سیاست دانوں نے یحییٰ خاں جنہیں اب وہ "غدار" کہہ کر پکارتے ہیں کے سیاسی مشیر اعلیٰ کی حیثیت سے کام کیا اور جنہیں الٹی سیدھی پٹیاں پڑھا کر ایسے حالات پیدا کئے۔ جن کی وجہ سے آدھے سے زیادہ پاکستان کا حصہ ہم سے جدا ہو گیا۔ انہی سیاسی مشیر اعلیٰ نے سابق صدر کو یہ باور کرایا کہ نیشنل عوامی پارٹی غداروں کی جماعت ہے اسے خلاف قانون قرار دیا جائے اور غالباً انہیں کی ایماء پر ایسا ہوا۔ لیکن جب صدر بھٹو نے نہایت مشکل وقت میں باگ ڈور سنبھالی۔ تو انہوں نے سب سے پہلے نیشنل عوامی پارٹی پر سے پابندی اٹھا لینے کا قابل تعریف اور جرأت مندانہ اعلان کیا۔ اس کے بعد اس جماعت نے جمہوریت کی بحالی میں جو اہم کردار ادا کیا، اس سے ہر جمہوریت پسند شخص متاثر ہوا اور ان کی جمہوریت کی بحالی کے لئے انتھک جد وجہد نے انہیں ایک قومی سطح کا لیڈر بنا دیا۔ اس کے بعد نیپ کے سربراہ کو اصولوں پر سودا کرنے کی دعوت دی گئی لیکن انہوں نے ہر قربانی دی اور اپنے اصولوں پر قائم رہے جس کے نتیجہ میں سرحد میں ان کی حکومت قائم ہوئی۔ صوبہ میں برسر اقتدار آنے کے بعد اس مخلوط حکومت نے جو اہم اقدامات کئے۔ اس سے ان تمام جھوٹے پروپیگنڈوں کی قلعی کھل گئی جو شروع سے اس جماعت کے خلاف کئے جاتے رہے ہیں نیشنل عوامی پارٹی کو سیکولر جماعت کہا جاتا تھا لیکن پاکستان کا یہ پہلا صوبہ ہے جہاں اسلامی نظام رائج کرنے کی ملی اپیل ڈالی گئی اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ اس صوبہ کو ایک مثالی اسلامی صوبہ بنایا جائے گا۔

سرحد میں اردو کو سرکاری زبان قرار دیا گیا کسی نے اس کے خلاف احتجاج نہیں کیا۔ اس جماعت کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ پختونستان بنانا چاہتی ہے۔ لیکن حکومت کو قائم ہوئے دو ماہ ہو چکے ہیں۔ حکومت نے پختونستان کا مسئلہ نہیں کھڑا کیا۔

ان دو ماہ میں حکومت نے جو اقدامات کئے اور وزراء اور مشیر صاحبان کے بیانات وغیرہ کو اگر سامنے رکھا جائے تو ہر ذی فہم شخص اس بات کا آسانی سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ جماعت قطعی طور پر علیحدگی نہیں چاہتی۔ جیسا کہ خان عبدالولی خاں اکثر اپنی تقریروں میں کہتے رہے ہیں کہ ہم ملک کے استحکام سالمیت اور اتحاد کو کبھی نقصان نہیں پہنچنے دینگے۔

ہم ملک کے اندر نفاق نہیں چاہتے۔ ہم محب الوطن پاکستانی ہیں۔ لیکن یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہم پر مسلسل یہ الزامات عائد کئے جا رہے ہیں کہ ہم شیخ مجیب الرحمٰن بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ ہم ہمیشہ پاکستان کے وفادار رہیں گے۔ ہم جماعتی سیاست سے بالاتر ہو کر ملکی سالمیت استحکام اور بقاء کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں اور ہم وقت پڑنے پر ذاتی سیاست کو قومی سیاست پر بھی قربان کرنے سے گریز نہیں کرینگے۔"

ان سیاسی حلقوں کے بیان کئے گئے حالات و واقعات کو سامنے رکھا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت کے خلاف ملک دشمن جماعت ہونے کا پروپیگنڈا کرتے آئے ہیں۔ ان کا پروپیگنڈا ناکام ہو چکا ہے اس لئے اب بھی وہ یہی چاہتے ہیں کہ سرحد میں ایسے حالات پیدا کئے جائیں جس سے امن و امان میں رخنہ اندازی پیدا ہو۔ عوام میں گڑبڑ پھیلے۔ اور ان مفاد پرست سیاستدانوں کو یہ کہنے کا موقعہ مل جائے کہ اس نازک وقت میں اس قسم کی باتیں کرنے والے وطن دشمن ہیں۔

ان سیاسی حلقوں نے ان سازشیوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز آجائیں اور اپنے ذہن سے اس غلط فہمی کو نکال دیں کہ وہ اس مضبوط نمائندہ حکومت کو ناکام بنا دینگے۔

قیوم خاں اور استعفیٰ

جب سے خان عبدالقیوم خاں نے ایک وزارت کے عوض مسلم لیگ کا پیپلز پارٹی سے اتحاد کیا ہے اس وقت سے مسلم لیگی حلقے اپنی جماعت کے سربراہ سے سخت نالاں ہیں۔ کیونکہ ایک تو اس جماعت کا وقار ختم ہو کر رہ گیا ہے دوسری طرف جب سے قیوم خاں نے وزارت سنبھالی ہے انہوں نے جماعت کی تنظیم پر توجہ دینی چھوڑ دی ہے۔

یہاں مسلم لیگی رہنماؤں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ قیوم خاں سے ملاقات کر کے انہیں جماعت کی تنظیم پر پوری توجہ دینے کے لئے کہیں گے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تو انہیں مجبور کیا جائے گا کہ وہ جماعت کی قیادت سے مستعفی ہو جائیں۔ اور ان کی جگہ کسی موزوں شخص کو جماعت کی قیادت سونپ دی جائے گی۔

گذشتہ دنوں مسلم لیگی کارکنوں اور رہنماؤں کا ایک مشترکہ اجلاس یوسف خٹک کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ جس میں ہر کارکن اور ہر رہنما کو دعوت دی گئی کہ وہ تقاریر کریں۔ جتنی تقاریر بھی کی گئیں ان میں جماعت کی اوپر کی قیادت پر بے اعتمادی کا اظہار کیا گیا۔ مسلم لیگی کارکنوں نے اپنی تقاریر میں کہا کہ مسلم لیگ کے کارکن جماعت کے کام کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ لیکن یہ بات افسوسناک ہے کہ مسلم لیگی رہنما جماعت کی تنظیم میں قطعی دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ جہاں تک مسلم لیگی رہنماؤں کی جماعت سے

دلچسپی کا تعلق ہے تو یہ لوگ اسی دن سے دل برداشتہ ہیں جس دن سے مسلم لیگ کا پیپلز پارٹی سے اتحاد ہوا ہے۔

مسلم لیگی کارکنوں اور ارکان اسمبلی کا اسی قسم کا اجلاس مسلم لیگی رہنما فدا محمد خاں کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ جس میں قیوم خاں کی پالیسیوں پر سخت نکتہ چینی کی گئی اور متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگر جماعت کے سربراہ نے جماعت کے مفاد کے خلاف کوئی قدم اٹھایا تو انہیں اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ جماعت کی قیادت سے مستعفی ہو جائیں۔ اس اجلاس میں قیوم لیگ سے تعلق رکھنے والے صوبائی اسمبلی کے ارکان نے بھی شرکت کی۔ سرحد اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر اقبال خاں جدون نے قیوم خاں کی پالیسیوں کو جماعت کے لئے نقصان دہ قرار دیا۔ اسی طرح اسمبلی کے ایک اور رکن سید مزمل شاہ نے بھی مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے ادغام پر سخت نکتہ چینی کی۔ اسمبلی کے ایک دوسرے رکن جارج سکندر زمان نے کہا کہ مسلم لیگ کو فعال اور مضبوط بنانے کے لئے خان قیوم کو چاہیئے کہ وہ جماعتی تنظیم اور اس کے ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لئے زیادہ وقت دیں۔

اس اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ارکان اسمبلی اور مسلم لیگی رہنماؤں کا ایک وفد قیوم خاں سے ملاقات کر کے انہیں جماعتی تنظیم کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دینے کو کہے گا، ورنہ دوسری صورت میں انہیں مسلم لیگ کی قیادت سے استعفےٰ دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ متبادل قیادت کے لئے اقبال جدون محمد حنیف خاں رکن قومی اسمبلی اور یوسف خٹک کے نام تجویز کئے گئے ہیں۔ (پیمان)

یوسف خٹک اور خان قیوم کے متضاد بیانات

من چہ می سرائم ....

پاکستان مسلم لیگ قیوم گروپ کے ایک رہنما اور پشاور سے قومی اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے امیدوار جناب یوسف خٹک نے کراچی میں ایک پریس کانفرنس کے دوران فرمایا ہے کہ سرحد میں ضمنی انتخابات نیشنل عوامی پارٹی نے شکست سے بچنے کے لئے ملتوی کرائے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ چونکہ نیپ کو سوات اور پشاور میں سے کسی ایک بھی جگہ کامیابی کی امید نہیں ہے۔ اس لئے وہ "دو علی پالیسی" اختیار کئے ہوئے ہے۔

جناب یوسف خٹک کا یہ بیان اس اعتبار سے خصوصاً افسوسناک ہے کہ انہوں نے انتخابات کے التوا کے سلسلے میں نیپ کے واضح موقف کو نظر انداز کر کے حقیقت بیانی سے گریز کیا ہے۔ نیشنل عوامی پارٹی، صوبائی کابینہ اور سرحد کے گورنر واضح لفظوں میں کہہ چکے ہیں کہ وہ التوا کے اس فیصلہ کے مخالف ہیں۔ انہوں نے الیکشن کمیشن کے اس فیصلے پر سخت احتجاج بھی کیا ہے۔ اگر جیسا کہ جناب خٹک فرماتے ہیں واقعہ یہی ہوتا کہ ضمنی انتخاب نیپ نے ملتوی کرائے ہوتے تو مرکزی وزیر جناب عبدالحفیظ پیرزادہ اپنے وضاحتی بیان میں اس کا ذکر ضرور کرتے۔ لیکن انہوں نے بھی یہی کہا کہ التواء کے سلسلے میں سرحد کے گورنر اور وزیر اعلیٰ کو آگاہ کر دیا گیا تھا مفتی محمود اور ارباب سکندر صاحب دونوں ہی جناب پیرزادہ کے اس بیان کی تردید کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے التوا کی مخالفت کی تھی۔ لیکن اس کے باوجود الیکشن کمیشن نے انتخاب ملتوی کر دیئے۔ اس لئے ہم اس فیصلہ پر احتجاج کرتے ہیں۔ ان بیانات اور نیپ و جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے سخت احتجاج کے پیش نظر یہ باور کرنا مشکل ہے کہ جناب یوسف خٹک نے جو بیان دیا ہے وہ حقیقت بیانی پر مشتمل ہوگا۔ ہم یہ توقع نہیں کرتے کہ جناب یوسف خٹک سیاست میں غلط بیانی کی پالیسی کے قائل ہوں گے۔

ان کے بیان کا زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ انہوں نے انتخابات سے پہلے ہی یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ ضمنی انتخابات پرامن اور منصفانہ ماحول میں نہیں ہو سکتے۔ اگر انہیں اپنی اس بات پر واقعی یقین ہے تو انہیں مقابلہ میں احتجاجاً شریک ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کی بجائے وہ یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ انتخابات فوج کی نگرانی میں کرائے جائیں۔ وہ اپنے حلقے میں انتخابات کے موقع پر فوج کی حفاظت کا مطالبہ کیوں کر رہے ہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے لیکن اس سے ان کے انداز نظر کا پتہ ضرور چلتا ہے۔ پھر وہ فوج کے تحفظ کے لئے اس حد تک بے چین ہیں کہ انہوں نے یہ پیشکش بھی کی ہے کہ اگر انتخابات فوج کی نگرانی میں کرائے گئے تو وہ سپریم کورٹ سے اپنی اپیل واپس لے لیں گے۔ اب پتہ نہیں کہ وہ فوج کا تحفظ حاصل کرنے کے لئے یہ پیشکش کر رہے ہیں یا سپریم کورٹ سے کیس واپس لینے کے لئے کوئی سہارا تلاش کرنا چاہتے ہیں

جناب یوسف خٹک کے بیان کا سب سے دلچسپ حصہ وہ ہے۔ جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ مرکزی وزیر داخلہ اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر خان عبدالقیوم خاں بھی ضمنی انتخابات کو ملتوی کرنے کے فیصلے کے خلاف ہیں۔ کیونکہ اس سے مسلم لیگ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ جناب خٹک کے اس بیان کے ساتھ ہی اخبارات میں خان عبدالقیوم خاں کا بیان بھی شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ صوبہ سرحد میں ضمنی انتخابات کا التوا ایک دانشمندانہ اقدام ہے۔ کیونکہ یہ فیصلہ قومی مفاد میں کیا گیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ جناب یوسف خٹک بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ پاکستان میں کوئی دوسری قوم قیوم مسلم لیگ یا کوئی دوسرے خان عبدالقیوم خاں وزیر داخلہ نہیں ہیں۔ ہم جناب خٹک کے اس عجیب و غریب بیان پر اتنی تفصیل سے تبصرہ نہ کرتے لیکن انہوں نے فرمایا ہے کہ میں کراچی آیا ہی اس لئے ہوں کہ کراچی کے اخبارات کی مدد حاصل کروں۔ کیونکہ سرحد کی حکومت صوبے کے اخباروں کو حقائق شائع نہیں کرنے دیتی اول تو ہماری اطلاع کے مطابق صوبہ سرحد سے ایک ہی بڑا اخبار نکلتا ہے اور وہ صوبہ سرحد کی حکومت کا نہیں بلکہ مرکزی حکومت کا اخبار ہے اور صوبائی حکومت کے ساتھ اس کا رویہ فراخدلانہ نہیں ہے۔ لہٰذا خٹک صاحب کو ایسے سرکاری اخبارات سے سب سے زیادہ مدد مل سکتی تھی۔ دوسری بات جو ہم خٹک صاحب کو بتانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ انہوں نے کراچی کے اخبارات کے بارے میں غلط اندازہ لگایا یہاں کے اخبارات اتنے بے خبر نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ یہ اخبارات ملک کے دوسرے بااصول اخبارات کی طرح شخصیتوں کی نہیں صداقت و جمہوریت کی مدد و حمایت کے قائل ہیں۔ چاہے اس کے لئے مقتدر لوگوں کی ناراضگی ہی کیوں نہ مول لینی پڑے۔ (حمیت کراچی)

قابل فخر و تقلید

صوبہ سرحد کی حکومت کے اس اعلان کا پورے پاکستان میں خیر مقدم کیا جائے گا۔ اور ہر وہ شخص جسے اسلام، آخرت اور خدا سے کوئی قلبی تعلق ہے۔ اس پر خوشی محسوس کریگا۔ کہ آئندہ پشاور یونیورسٹی کے کسی شعبہ یا کالج میں کسی ایسے طالب علم کو داخلہ نہیں ملے گا، جو ناظرہ قرآن نہ پڑھ سکتا ہو، اور نماز باترجمہ نہ جانتا ہو۔ ہماری رائے میں حکومت سرحد نے وہ بنیادی غلطی پکڑ لی ہے۔ جس کی وجہ سے تعلیم یافتہ نوجوان اپنے دین سے بیگانہ ہوتے جا رہے تھے۔ اور اس نے بہت اچھا فیصلہ کیا کہ ایک ایسا نوجوان جس نے دس برس تک تعلیم پائی ہو اور یونیورسٹی کی تعلیم کا خواہشمند ہو اسے کم از کم نماز باترجمہ تو آنی چاہیئے۔ اور اگر وہ کلام اللہ کے رموز و معانی سے آگاہ نہ ہو تو کم از کم تلاوت کلام پاک میں تو کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ ہمارا خیال ہے کہ داخلہ اگر اس شرط سے مشروط طور پر قرآنی مفاہیم و مطالب پر بھی ان کی نظر ہوگی پاکستان کی بنیاد ہی اس نظریہ پر تھی کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں اور اس قوم کا تشخص نماز اور قرآن سے ہی قرار پا سکتا ہے۔ نئی نسل پر حقیقتاً صوبہ سرحد نے یہ احسان کیا ہے۔ اور دوسری صوبائی حکومتوں کے لئے ایک قابل تقلید مثال قائم کر دی ہے۔ توقع رکھنی چاہیئے کہ اس اعلان کے خیر مقدم کو ہی کافی نہ سمجھا جائے گا بلکہ دوسری یونیورسٹیاں بھی داخلہ کے لئے ایسی ہی شرط عائد کر سکیں گی تاکہ مسلمان نوجوان اپنے دین کی مبادیات سے تو واقف ہو سکیں، ہم حکومت سرحد کو اس اعلان پر تہ دل سے مبارکباد کہتے ہیں (نوائے وقت ۲۲ر جولائی)

وفات حسرت آیات

منشی غلام صادق ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کے بڑے بھائی ڈاکٹر غلام صادق بن مولوی خدا بخش مرحوم ۲۳ر جون ۱۹۷۲ء بروز جمعۃ المبارک قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بمقام قصبہ قلعہ سوبھا سنگھ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی تھے جملہ ارکان جمعیۃ سے مرحوم کے لئے جنت الفردوس اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

ادارہ ترجمان اسلام جناب منشی صاحب اور ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی ضلعی مجلس عمومی کا اجلاس

کاروائی، نئے انتخابات اور پاس کردہ رپورٹ و قرار دادیں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظم انتخابات حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم عمومی جمعیۃ ضلعی نے ۲۱ر جولائی کو جہلم میں نئی ممبر سازی کے بعد ضلعی مجلس عمومی کا اجلاس طلب کیا۔ اجلاس میں پنڈ دادن خاں اور تحصیل جہلم سے تقریباً ۱۵ نئی شاخوں کے نمائندے اور عہدیدار شریک ہوئے اجلاس قاری مشتاق احمد صدر مدرس درجہ تجوید مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اس کے بعد جناب عماد الدین احمد عباسی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام نے جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی ۲½ سالہ کارکردگی کی رپورٹ اجلاس میں پڑھ کر سنائی۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

معزز حضرات! یہ اجلاس ضلعی مجلس عمومی کا طلب کیا گیا ہے۔ گزشتہ دو ماہ سے ضلع جہلم میں جماعت کی تنظیم نو کے لئے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ اور دیگر عہدیداران دورے کرتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ۲۸۔ جون تا ۴۔ جولائی مولانا محمد شریف عامر نے ڈومیلی اور اس کے نواح کا دورہ کیا۔ جہاں ممبر سازی کے بعد مل، جاملی، ڈومیلی، بھگوالہ، چنجلوٹ، کریک بودلہ (۷ شاخیں)

(نوٹ) ان انتخابات کے نتائج صوبائی ناظم انتخابات کو روانہ کر دیئے گئے ہیں)

۳ر جولائی کو مولانا عبداللطیف صاحب نے پنڈ دادنخاں نیمنوال۔ جلال پور۔ ہرنی پور اور کھیوڑہ کا تنظیمی و تبلیغی دورہ کیا۔ اور ممبر سازی کی مہم شروع کی۔ ان کے علاوہ درج ذیل مقامات پر جمعیۃ کی تشکیلات ہوئیں:۔

جہلم شہر۔ ٹاہلیانوالہ۔ جادہ۔ کالاگوجراں چک مہمندہ۔ موضع بدر۔ خلاص پور۔ چھتہ کوٹلی۔

حضرات گرامی! جمعیۃ علماء اسلام کی گزشتہ ۲½ سالہ رپورٹ نہایت درخشاں ہے۔ جمعیۃ نے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں بھرپور حصہ لے کر اپنی بیداری کا ثبوت مہیا کر دیا ہے۔ باوجود وسائل کی کمی کے جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے مرکز میں ایک اور صوبائی میں دو نمائندے کھڑے کئے۔ کامیابی ناکامیابی کا خیال کئے بغیر جمعیۃ علماء اسلام نے قریہ قریہ اسلام کی آواز پہنچائی۔ الحمدللہ جہلم کا بچہ بچہ جمعیۃ کے منشور اور مخصوص مواعید سے روشناس ہو گیا صوبہ سرحد میں جو شاندار کامیابی ہمیں نصیب ہوئی۔ اس سے ہمارے تمام دلدّر دور ہو گئے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی بے پایاں نصرت ہے

نشر و اشاعت

انتخابی مہم کے سلسلہ میں نشر و اشاعت کا کام بڑی وسعت اختیار کر گیا تھا۔ چنانچہ جمعیۃ نے درج ذیل پمفلٹ وغیرہ شائع کئے۔ تاکہ اپنی انتخابی مہم و منشور سے عوام الناس بخوبی آگاہی حاصل کر سکیں۔

(۱) منشور جمعیۃ علماء اسلام	۲ ہزار
(۲) مودودی عقائد	۱ "
(۳) تعارف نمائندہ قومی اسمبلی	۱ "
(۴) اشتہار احکام رمضان	۱ "
(۵) مسلک جمعیۃ	۴ "
(۶) دعوت نامے	۴ "

دیگر اخراجات کی تفصیل

(۱) ایک جیپ ۴۵۰۰/- میں خرید کی گئی (۲) ایمبولینس ۵۵۰/- میں خریدا گیا (۳) ایک جیپ مولانا محمد شفیع سالار انصار الاسلام نے عاریتاً دی تھی۔ یہ جیپ جمعیۃ علماء اسلام جہلم کی طرف سے صوبہ سرحد کے الیکشن میں کام کرنے کے لئے بھی بھیجی گئی تھی۔ نیز حاجی عبدالرحیم صاحب کی کار پر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کے حلقہ میں بھی خود حاجی صاحب موصوف لے کر گئے تھے۔

(۴) ایک جیپ ۸ ہزار روپے (اس کی رقم حاجی فضل الٰہی صاحب چک مہمندہ والوں نے اپنی گرہ سے ادا کی تھی۔

(۵) ضمانت ممبران اسمبلی ۱۵۰۰/- روپے

(۶) سیلاب زدگان مشرقی پاکستان کے لئے ۲۵۰/- بھیجے گئے۔

(۷) امداد صوبائی جمعیۃ پشاور ۵۰۰/-

آمدن

(۱) دفاعی فنڈ و مجاہدین دسمبر ۱۹۷۱ء ۲۷۷۴/-

(۲) آمدنہ اکتوبر ۱۹۶۹ء تا جون ۱۹۷۲ء

آمد	۴۳۸۰۷ — ۳۵
خرچ	۴۳۳۱۹ — ۵۱
بقایا	۴۸۶ — ۸۴

نوٹ:۔ یہ حساب تا جون ۱۹۷۲ء ہے۔ جولائی میں علاقہ پنڈ دادنخاں کے دورے پر ضلعی ناظم اعلیٰ بذریعہ جیپ گئے۔ ۱۳۴/- روپے خرچ ہوئے اور آمد صرف ۴۰/- ہوئی

شاخوں سے آمدن

فنڈز کے سلسلے میں شاخوں سے ہمیں جو رقوم موصول ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) جمعیۃ علماء اسلام چونترہ ٹاہلیانوالہ ۹۲— ۲۰۴۱

(نوٹ) اس رقم میں جناب اعجاز احمد صاحب چونترہ والوں کی رقم نصف سے زیادہ ہے)

(۲) جمعیۃ علماء اسلام جادہ ۰ — ۸۱۲

(۳) " " ڈومیلی ۰ — ۸۱۲

(۴) " " کالاگوجراں ۰ — ۷۵۶

(۵) " " دینہ ۱۵ — ۵۶۰

(۶) " " چک مہمندہ ۰ — ۲۲۵

(۷) " " سرائے عالمگیر ۵۰ — ۶۴۹

(۸) " " متصولی از دورہ گجرات ۰ — ۲۰۸

(۹ر جون تا ۱۶ر جون ۱۹۷۲ء)

مندرجہ بالا آمد میں ذیلی شاخہائے جمعیۃ سے صرف ۶۱۶۰ — ۵۷ روپے موصول ہوئے۔ جبکہ بقیہ تمام اخراجات شہری جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے برداشت کئے۔ اس وقت ضلعی جمعیۃ کا فنڈ بالکل ختم ہے۔ بلکہ شہری جمعیۃ کا ضلع کافی مقروض ہے۔

حساب و کتاب اور دیگر رجسٹر، فائل و کاغذات ضروریہ ناظم دفتر کی تحویل میں ہوتے ہیں۔ اب تک کا تمام حساب و کتاب ترتیب سے موجود ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا جنگ میں کردار

جمعیۃ علماء اسلام جہلم نے سابقہ جنگ میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ جی ٹی روڈ پر فوجیوں کے لئے ایک ٹی سٹال کھولا گیا۔ امدادی سامان اکٹھا کرنے کے لئے مسجد گنبد والی میں ایک کیمپ کھولا گیا۔ اور یہ تمام سامان مستحق افراد (مہاجرین و مجاہدین) میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ جمعیۃ کے رضا کاروں نے شہری دفاع میں بھی حصہ لیا تھا۔ اس سلسلے میں جناب چوہدری محمد انور پاشا اور جناب بابو محمد ریاض صاحب نے بطور وارڈن کام کیا۔ جمعیۃ کا ایک وفد پھل لے کر ۱۴ ایچ جہلم میں مولانا عبداللطیف صاحب کی قیادت میں گیا اور ان میں پھل تقسیم کئے۔ نیز زخمی فوجیوں کی عیادت کی ۲۷۷۴/- روپے شہری جمعیۃ نے دفاعی فنڈ میں جمع کرائے ذیلی شاخوں نے علیحدہ علیحدہ رقوم فنڈ میں دیں۔

یہ ہے جمعیۃ کی ۲½ سالہ کارکردگی کی رپورٹ، کارکردگی کی رپورٹ پیش کرنے کے بعد ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف صاحب نے اجلاس سے خطاب کیا۔ انہوں نے تفصیلی کارگذاری پر تبصرہ کرتے ہوئے اسلام اور اس کے نام لیواؤں کے خلاف نبرد آزما طاقتوں کی نشاندہی کرتے ہوئے حاضری فوج دلائی۔ نیز ضلع بھر میں تنظیمی و انتخابی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ انہوں نے اجلاس کو بتایا کہ ضلعی جمعیۃ کن مشکل حالات اور پیچیدہ مسائل کا سامنا

کرتے ہوئے ضلع میں سرگرم عمل ہے۔

بعد ازاں ضلعی ناظم انتخاب کی زیر نگرانی درج ذیل شہری وضلعی انتخابات متفقہ طور پر ہوئے۔

انتخاب ضلعی جمعیۃ علماء اسلام

امیر — مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب ڈومیلی
ناظم عمومی — مولانا عبداللطیف صاحب جہلم
ناظم ۱ — قاری عبدالمجید صاحب پنڈ دادنخاں
ناظم ۲ — مولانا مفتی رشید احمد صاحب کالا گوجراں
خازن — صوفی فضل احمد صاحب جہلم
سالار اعلیٰ — مولانا محمد شفیع صاحب
نائب سالار جناب اعجاز احمد صاحب چوسنڈہ

شہری جمعیۃ علماء اسلام جہلم

امیر — مولانا محمد شریف صاحب جہلم
ناظم عمومی — جناب نثار احمد صاحب "
ناظم ۱ — صوفی عبدالخالق صاحب "
" ۲ — حاجی ماسٹر نذیر عالم صاحب "
سالار اعلیٰ — چوہدری محمد انور پاشا "
نائب — محبوب علی صاحب "
خازن — حاجی لال دین صاحب "

انتخاب کے بعد نئے امیر مولانا سید علی شاہ صاحب نے اجلاس سے خطاب کیا۔ بعدہ چند قرار دادیں متفقہ طور پر اجلاس نے پاس کیں۔

قرار دادیں

(۱) ضلعی مجلس عمومی کا یہ اجلاس وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کو ان کی اسلامی اصلاحات کے سلسلہ میں جرأت مندانہ اقدامات پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ سرحد کی طرح پنجاب سندھ و بلوچستان میں بھی شراب، سود، جوئے و دیگر منکرات پر فوری پابندی عائد کی جائے۔

(۳) یہ اجلاس اراکین آئین ساز کمیٹی سے مطالبہ کرتا ہے کہ نئے آئین میں مرزائیت کو اقلیت قرار دے کر انہیں تمام کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کر دیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس صوبہ سندھ کے فسادات پر اظہار رنج وغم کرتے ہوئے صوبہ سرحد و بلوچستان کو مبارکباد دیتا ہے کہ وہاں مکمل امن و امان ہے۔ نیز یہ اقدام صوبہ سرحد کی حکومت کا نہایت مستحسن ہے کہ ایک وفد جمعیۃ کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے کی قیادت میں سندھ کے صحیح حالات اور نقصانات کے اعداد وشمار کا جائزہ لینے جلد ہی جا رہا ہے۔

(۵) یہ اجلاس مرکزی حکومت، اراکین قومی اسمبلی اور ممبران آئین ساز کمیٹی سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ قانون قرآن و سنت پر مبنی بنایا جائے۔ اگر کوئی غیر اسلامی آئین ملک قوم پر مسلط کیا گیا تو اسے ٹھکرا دیا جائے گا۔

(عماد الدین عباسی دفتر جمعیۃ ضلع جہلم)

دورۂ تفسیر بار بط آیات

امسال بدستور گذشتہ پیوستہ مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور کی جانب سے دورۂ تفسیر بار بط آیات حضرت مولانا درخواستی دامت برکاتہم خود بذات پڑھائیں گے۔ جو کہ یکم شعبان ۱۳۹۲ھ سے شروع ہو کر ۲۶ رمضان ۱۳۹۲ھ بروز جمعۃ الوداع اختتام پذیر ہوگا۔ شائقین طلباء کرام وعلماء عظام یکم شعبان سے پہلے تشریف لائیں یا درخواست قبل از وقت بھیج دیں۔ مدرسہ کی جانب سے خوراک، رہائش، قلم دوات و قرآن مجید کا انتظام ہر طالب علم کے واسطے مفت ہوگا۔

المعلن: ناظم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم رجسٹرڈ
عیدگاہ خان پور۔ فون نمبر ۱۱۸

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں
یک روزہ آئین شریعت کانفرنس

مورخہ ۸ر اگست ۱۹۷۲ء بروز منگل بعد نماز عشاء چوک صدر بازار ٹوبہ ٹیک سنگھ جس میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام — مولانا ضیاء القاسمی صاحب ناظم عمومی صوبہ پنجاب۔ جناب شیخ محمد اقبال صاحب ایم پی اے جمعیۃ صوبہ پنجاب خطاب فرمائینگے۔

نوٹ:۔ ۸ر اگست بوقت ۴ بجے شام جمعیۃ علماء اسلام سب ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کا کنونشن ہوگا۔ جس میں مولانا ہزاروی مدظلہ خطاب فرمائیں گے۔

الداعیان۔ حافظ عبدالمجید امیر جمعیۃ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ملک محمد صدیق علیق ناظم عمومی جمعیۃ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

صوبائی مجلس عاملہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ نے ۱۰ر اگست بروز جمعرات صبح ۱۰ بجے دفتر جمعیۃ لاہور میں صوبائی مجلس عاملہ کا اجلاس طلب فرما لیا ہے۔ صوبائی عہدہ داروں کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ تمام حضرات بروقت پہنچنے کی کوشش فرمائیں اجلاس میں صوبہ کی سیاسی صورت حال اور جمعیۃ کی تنظیم نو کی رفتار کا جائزہ لیا جائے گا

منجانب
(مولانا) محمد ضیاء القاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

جمعیۃ علماء اسلام چکوال کی تنظیمی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چکوال کے جنرل سیکرٹری حافظ عبدالرحمٰن قاسمی نے گذشتہ ڈیڑھ ماہ مسلسل علاقہ چکوال کا طوفانی دورہ کیا اور مختلف مقامات پر عام جلسوں سے خطاب کے علاوہ جماعتی میٹنگ، ممبر سازی اور جمعیۃ علماء اسلام کے دستور ومنشور کی وضاحت کی۔ مندرجہ ذیل مقامات پر عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے۔ چکوال، بھون سہگل آباد، سرکال ماڑی کھوٹھ بافندہ۔ رنگ سیال۔ گفنوالہ فرید۔ بھٹی گوجر۔ دعولہ۔ للہ ٹاؤن۔ ہرن پور۔ کھیوڑہ۔ پنڈ دادنخاں۔ اوچھالی اور کورڈھی میں صاحبزادہ عبدالرحمٰن قاسمی صاحب کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ کے رہنما مولانا محمد اکرم۔ پیر طریقت حضرت مولانا غلام حبیب صاحب نقشبندی۔ مولانا سید عبدالمجید ندیم اور مولانا قاری عبدالحی عابد صاحب نے خطاب کیا۔ جلسوں میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت درخواستی دامت برکاتہم اور حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

مولانا ضیاء القاسمی پھر جوہر آباد میں

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب ۱۹ر اگست بروز ہفتہ جوہر آباد تشریف لے جا رہے ہیں۔ جہاں وہ ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔ یاد رہے کہ مولانا قاسمی الیکشن سے قبل جوہر آباد تشریف لے گئے تھے۔ وہاں کی ایک تقریر سے مودودیوں نے مودودی پر قاتلانہ حملہ کا ڈرامہ کھیلا تھا۔

امامیہ کالونی میں مولانا قاسمی خطاب فرمائینگے

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی جوہر آباد سے واپسی پر امامیہ کالونی میں ۲۰ر اگست کو خطاب کرینگے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کا کنونشن

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع راولپنڈی کا اجلاس سید عشرت علی کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام راولپنڈی کے صدر طارق جاوید نظامی نے ضلع کی صورت حال کا مختصر جائزہ پیش کیا۔ کام کی رفتار کو بڑھانے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل کی گئی، جو ضلع بھر کا دورہ کر کے پندرہ دن کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ کمیٹی کے ارکان یہ ہیں:۔

طارق جاوید نظامی، اورنگ زیب خان، سید عشرت علی اور محمود احمد خاں۔

اجلاس کے آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے مفتی محمود صاحب کو صوبہ سرحد میں اسلامی اصلاحات کے نفاذ پر مبارکباد پیش کی گئی۔ ایک دوسری قرارداد میں روزنامہ سن پر پابندی اور روزنامہ نوائے وقت اور امروز کو اظہار وجہ کے نوٹس دیئے جانے کو جمہوری اصولوں کی خلاف ورزی اور صحافت کی اعلیٰ قدروں کو پامال کرنے کی مذموم کوششوں کی مذمت کی گئی۔

اخبار الجمعیۃ

عربی کو قومی زبان قرار دینے کے مطالبہ پر ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کو مبارکباد تحسین

عوام، علماء اور دینی و سیاسی جماعتوں کو اس مطالبہ کی پرجوش حمایت کرنی چاہیئے

ہارون آباد میں عظیم الشان جلسہ

ہارون آباد ۱۹ر جولائی (ڈاک سے) گذشتہ روز ہارون آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام بلدیہ پارک میں حاجی محمد یٰسین ناظم ضلع بہاولنگر کی زیر صدارت ایک جلسۂ عام منعقد ہوا۔ قاری محمد حسین کی قرأت اور محمد اسلم کی نعت کے بعد مولانا عبدالمجید ندیم مبلغ جمعیۃ علماء اسلام نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب کے سادہ لوح عوام کو دھوکا دیا گیا ہے۔ جس کا خمیازہ بھگتنے کے لئے حکومت کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ انہوں نے حکومت کو خبردار کیا کہ صوبہ سندھ میں جلد از جلد حالات معمول پر لے آنے چاہئیں حکومت زیادہ عرصہ ہمارے صبر کا امتحان نہ لے۔ صوبہ سندھ میں ان حالات کی ذمہ داری حکومت کے ساتھ ساتھ چند بدنیت سیاسی پارٹیوں پر بھی ہے۔ انہوں نے کرنل قذافی کو ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ تمام اہل اسلام کو کرنل قذافی اور صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مفتی محمود پر فخر ہے۔ کیونکہ برسر اقتدار آنے کے بعد ان ہی فرزندان توحید نے اصلاحی اور اسلامی اصلاحات نافذ کی ہیں

اس جلسہ عام میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سندھ کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر لسانی بل میں ترمیم کی جائے۔ اور سندھی کے ساتھ ساتھ اردو کو بھی صوبے کی سرکاری زبان قرار دیا جائے۔

ایک اور قرارداد کے ذریعہ بلدیہ ہارون آباد سے مطالبہ کیا گیا کہ نلکوں میں پانی کا پریشر بڑھایا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے اس جلسہ عام میں ضلع بہاولنگر کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ حافظ محمد زکریا رکن جمعیۃ کے پراسرار قتل کا سراغ لگا کر مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

حکومت سے صوبہ سرحد کی طرح پنجاب اور سندھ میں اسلامی قانون نافذ کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالحکیم ایم، این، اے۔ ناظم مرکزی مولانا مفتی عبدالواحد امیر صوبہ پنجاب مولانا عبیداللہ انور۔ ناظم عمومی صوبہ پنجاب مولانا محمد ضیاء القاسمی اور ناظم لاہور ڈویژن مولانا زاہد الراشدی نے ایک مشترکہ بیان میں پنجاب ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کی اس قرارداد کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ:۔

(۱) عربی کو بھی قومی زبان کا درجہ دیا جائے۔

(۲) روپیہ کی بجائے دینار کو کرنسی قرار دیا جائے۔

(۳) اردو میں عربی، فارسی اور ترکی زبان کی اصطلاحات شامل کی جائیں۔

جمعیۃ کے رہنماؤں نے ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ معزز وکلاء نے قومی اتحاد اور عالم اسلام کے ساتھ پاکستان کے رشتہ کی مضبوطی کے لئے انتہائی مناسب اور بروقت مطالبہ کیا ہے۔ جس کی تائید پوری قوم کو کرنی چاہیئے۔ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ عالم اسلام کے درمیان یک جہتی اور بھائی چارہ کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے۔ اور ملت اسلامیہ کو یورپی تہذیب و ثقافت اور زبان سے نجات دلا کر ملی افکار و نظریات کی بنیاد پر از سر نو قوم کو منظم کیا جائے۔

قائدین جمعیۃ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہ بات انتہائی ستم ظریفی کی ہے کہ ملک آزاد ہونے کے بعد بھی ابھی تک انگریزی قومی زبان کی حیثیت سے ہمارے سروں پر مسلط ہے۔ حالانکہ مسلم قوم کو نظریاتی یا ثقافتی لحاظ سے اس زبان کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں۔ جبکہ عربی مسلمانوں کی دینی زبان ہے قرآن پاک کے علاوہ احادیث رسولؐ اور اسلامی قوانین کا تمام تر ذخیرہ عربی زبان میں ہے اور عربی بین الاقوامی زبان کی حیثیت سے اپنی حیثیت تسلیم کروا چکی ہے۔ اس لئے ہم ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کی قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہوئے ملک بھر کے عوام، دینی و سیاسی جماعتوں اور علماء کرام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مطالبہ کی بھرپور اور منظم طور پر ملک گیر حمایت کریں۔

اعلان

اضلاع ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خاں، رحیم یار خاں، بہاولپور، بہاولنگر کی تمام ابتدائی، شہری جماعتوں کی تشکیل کے لئے مرکز کی طرف سے حضرت مولانا پیر سید نیاز احمد شاہ گیلانی کو ناظم انتخابات مقرر کیا گیا ہے اور ان تمام اضلاع کے لئے مندرجہ ذیل احباب کو بہ تفصیل ذیل احباب کو بہ تفصیل ذیل ناظم انتخاب مقرر کیا ہے۔ تاکہ ممبر سازی ابتدائی اور شہری جماعتوں کے انتخابات فوری طور پر ہو سکیں۔ لہٰذا گذارش ہے کہ ان اضلاع کی تمام ابتدائی جماعتیں اپنے ضلع کے ناظم انتخابات اور تمام ناظم اضلاع صاحبان صاحبان فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ سے رابطہ قائم کریں۔

پیر سید نیاز احمد شاہ ناظم انتخابات اضلاع جنوبی پنجاب دفتر جمعیۃ علماء اسلام کچہری بازار خانیوال۔

(۱) ضلع ساہیوال سید امیر حسین شاہ صاحب ۱۰ کاشہ جامعہ مدینہ

(۲) ضلع مظفر گڑھ۔ چوہدری شوکت علی صاحب کوٹ ادو امیر جمعیۃ

(۳) ڈیرہ غازیخاں۔ مولانا غلام محمد صاحب ڈیرہ غازیخاں مسجد پیارے والی

(۴) بہاولپور۔ جناب غلام سرور صاحب کلاتھ مرچنٹ کچہری بازار

(۵) رحیم یار خاں۔ مولانا غلام ربانی صاحب رحیم یار خاں۔

(۶) بہاولنگر۔ حاجی محمد یوسف صاحب آڑھتی غلہ منڈی بہاولنگر

(۷) ملتان۔ محمد شریف قریشی۔ جمعیۃ علماء اسلام خانیوال

تفصیل طلب امور کے لئے محمد شریف قریشی ناظم عمومی ضلع ملتان کچہری بازار خانیوال۔

شاعر اسلام سید امین گیلانی کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں

مشہور شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی صاحب کی والدہ محترمہ ۲۵ر جولائی بروز منگل بعمر ۸۵ سال چند روز بیمار رہ کر انتقال فرما گئیں مرحومہ نہایت متقی اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام احباب اور بزرگوں سے التماس ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں

ادارہ ترجمان اسلام جناب سید امین گیلانی صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ قارئین ترجمان اسلام سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں (ادارہ)

مدرس کی ضرورت

مدرسہ عربیہ اشرف المدارس جامع مسجد مدنی مہاجرین دینہ مین بازار دینہ ضلع جہلم کے لئے ایک ایسے مدرس قرآن پاک کی ضرورت ہے جو قاری ہو حافظ ہو، تجوید کی کتب پڑھا سکتا ہو، قرآن پاک عمدہ پڑھتا ہو۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ شادی شدہ حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔ مشاہرہ معقول اور رہائش کا انتظام ہوگا

محمد صادق صدیقی مہتمم مدرسہ اشرف المدارس مدنی مسجد مہاجرین دینہ ضلع جہلم

ضروری اعلان

ایک صاحب جن کا نام محمد قیوم کوثر ہے۔ انہوں نے مبلغ دس روپے جمعیۃ علماء اسلام کی امداد فرمائی ہے ان کا پتہ مکمل نہیں ہے۔ صرف محمد قیوم کوثر معرفت محمد سعید صاحب لکھا ہوا ہے۔ ان سے گذارش ہے کہ وہ اپنا پتہ مکمل درج کریں تاکہ انہیں رسید ارسال کر دی جائے۔ یہ رقم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کے توسط سے دفتر کو موصول ہوئی ہے۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور)

ضلع گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیلات

واہنڈو

امیر مولانا حکیم نذیر احمد صاحب۔ نائب امیر چوہدری شمس الدین صاحب۔ ناظم اعلیٰ چوہدری عبدالستار صاحب ناظم محمد اسلم صاحب۔ خازن ماسٹر محمد امین صاحب۔

وندیاں تھانہ واہنڈو

امیر مولانا حکیم فضل الٰہی صاحب۔ نائب امیر چوہدری سجاد احمد صاحب۔ ناظم بابو محمد اسلم بٹ صاحب۔ ناظم نشرواشاعت۔ ماسٹر شیر محمد خاں صاحب۔ خازن حاجی سراج دین صاحب۔

کالی صوبے خاں تھانہ واہنڈو

امیر چوہدری محمد صدیق صاحب۔ نائب امیر چوہدری منشی خاں نمبردار۔ ناظم اعلیٰ جناب محمد یوسف صاحب۔ ناظم جناب محمد امین صاحب۔ خازن حافظ عبدالواحد صاحب

کوٹلی ناگرہ تھانہ واہنڈو

امیر قاری محمد عبداللہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ چوہدری محمد سیتا صاحب۔ سالار عبدالشکور صاحب۔ ناظم نشرو اشاعت احمد علی شاہد

ڈالیاں تھانہ واہنڈو

امیر مولانا عارف حسین شاہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ حاجی عبدالرشید صاحب۔ ناظم ماسٹر ناظر صاحب۔ خازن چوہدری ولی محمد صاحب

دوگل تھانہ واہنڈو

امیر مولانا محمد عمر صاحب۔ نائب امیر چوہدری غلام قادر صاحب۔ ناظم اعلیٰ چوہدری محمد وزیر صاحب خازن سید محمد سعید شاہ صاحب

ٹونگ بچھ تھانہ واہنڈو

امیر چوہدری محمد شفیع صاحب نمبردار۔ نائب امیر چوہدری نور محمد صاحب سابق بی ڈی ممبر۔ ناظم اعلیٰ چوہدری موج دین ناظم نشرواشاعت مستری رحمت علی صاحب۔ خازن محمد شریف صاحب

نوشہرہ ورکاں

امیر قاری نذیر احمد صاحب۔ نائب امیر ڈاکٹر محمد اصغر صاحب۔ سالار شیخ محمد سعید صاحب۔ خازن ڈاکٹر محمد اشرف صاحب۔ ناظم نشرواشاعت عبدالرشید

منڈہ ورکاں تھانہ نوشہرہ ورکاں

امیر حاجی علی محمد صاحب۔ ناظم عیش محمد صاحب۔ سالار حافظ خورشید عالم صاحب۔ خازن محمد اویس صاحب

سادھوکی تھانہ نوشہرہ

امیر علی محمد۔ نائب امیر مولوی نظام دین صاحب سالار کریم دین صاحب

ظفرآباد تھانہ نوشہرہ

امیر مولوی غلام رسول صاحب۔ ناظم بشیرالدین صاحب سالار خلیل احمد صاحب

ببر تھانہ نوشہرہ

امیر مولانا خیرالدین صاحب۔ ناظم محمد شریف صاحب سالار محمد شریف صاحب

دھوندیانوالہ تھانہ نوشہرہ

امیر صدرالدین صاحب۔ نائب غلام رسول صاحب ناظم مولوی خادم حسین صاحب۔ سالار نذیر محمد صاحب

پھماسرائے تھانہ نوشہرہ

امیر چوہدری نور محمد صاحب۔ نائب امیر سردار خاں راجپوت۔ ناظم مولوی فضل الرحمٰن صاحب۔ سالار محمد صدیق صاحب۔ خازن عنایت صاحب دکاندار۔ ناظم نشرواشاعت مستری عطاء اللہ صاحب

ڈوگرانوالہ تھانہ نوشہرہ

امیر مولوی اسماعیل۔ ناظم محمد یعقوب۔ سالار محمد مالک۔ ناظم نشرواشاعت محمد نذیر۔ خزانچی صوفی حبیب اللہ

پرتھی پور تھانہ نوشہرہ

امیر چوہدری لال دین۔ ناظم مختار احمد ورک۔ سالار لیاقت علی۔ ناظم نشرواشاعت عبدالرزاق

شریف پور جی ٹی روڈ تھانہ صدر گوجرانوالہ

امیر مرزا بشیر احمد صاحب۔ نائب امیر قاری صفیۃ اللہ ناظم اعلیٰ مولوی فضل الٰہی صاحب۔ ناظم ماسٹر عبدالحمید صاحب ناظم نشرواشاعت نذیر احمد بھٹی صاحب۔ سالار شفیق الرحمٰن صاحب۔ نائب سالار محمد بشیر صاحب۔ خازن مولوی محمد حسین قریشی بھی ساتھ تھے۔ جو بعد میں سندھ کے دورہ پر روانہ ہوگئے۔ اللہ پاچہ صاحب نے ایک ماہ تک صوبہ بھر کا تنظیمی دورہ کیا۔ اس دوران کم وبیش بیس مقامات پر جلسہ ہائے عام سے خطاب کرنے کے علاوہ متعدد دفاتر کا افتتاح کیا۔ اور سینکڑوں طلباء نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان جناب عطاء اللہ مینگل۔ وزیر اوقاف مولانا صالح محمد صاحب اور ڈپٹی سپیکر مولانا شمس الدین صاحب کی معیت میں نوشکی، ژوب، قلعہ سیف اللہ، لورالائی اور مسلم باغ کا دورہ کیا اور گورنر بزنجو کی معیت میں پشین اور کوئٹہ کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں مولانا صالح محمد وزیر اوقاف اور مولانا شمس الدین ڈپٹی سپیکر کے علاوہ صوبائی اسمبلی کے رکن مولانا حسن شاہ بھی ہمراہ تھے۔

دورہ کے اختتام پر کوئٹہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جناب جاوید ابراہیم پراچہ نے حافظ عبدالحی بلوچ کو صوبائی جمعیۃ طلباء اسلام کا کنوینر اور مدارس عربیہ کے نمائندہ عبدالرحیم کو ڈپٹی کنوینر مقرر کرنے کا اعلان کیا۔ دورہ بے حد کامیاب رہا تفصیلی رپورٹ میں شائع کی جائے گی۔

ناظم مرکزی کا دورہ بلوچستان

ناظم مرکزی مولانا مفتی عبدالواحد صاحب ۲۴ر ۲۵ر اگست بروز جمعرات و جمعہ دو دن کے دورہ پر کوئٹہ پہنچ رہے ہیں۔ آپ اس دوران جمعیۃ کی تنظیم نو کے کام کا جائزہ لینے کے علاوہ دیگر اہم امور پر صوبائی جمعیۃ کے رہنماؤں سے گفت وشنید کریں گے۔

دعائے صحت

حضرت مولانا رشید احمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ عطاء العلوم نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بنی شاہ علی عرصہ دراز سے علیل ہیں۔ جملہ حضرات خصوصاً علماء وطلباء سے عرض ہے کہ بعد نماز پنجگانہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں تاکہ وہ اپنے عزائم بلیغہ کے ساتھ مدرسہ اور جماعت کی زیادہ خدمت کرسکیں۔

امام بخش عفی عنہ

ناظم مرکزی حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب کا تنظیمی دورہ

۲۴ر اگست بروز جمعرات و جمعہ مانسہرہ
۲۶ر اگست اتوار بنگرام

مولانا عبدالواحد صاحب ۲۹ر جولائی سے منگورہ سوات، مردان پشاور، کیمبل پور، ہری پور کے دورہ پر ہیں۔

بقیہ - صراحات

کبھی صدر ناصر نے کیا نہ اب انوار السادات کر سکتے ہیں۔

یہ تو مغربی پریس اور اس کے حامی عناصر و گماشتوں کا اپنا اختراعی پروپیگنڈا تھا کہ روس سے امداد لینے والے ملک مصر وغیرہ روس سے ایسی توقعات باندھے ہوئے ہیں، حقیقت اس کے بالکل برعکس تھی اور اسی لئے کبھی مصر نے پیشقدمی کر کے اسرائیل پر حملہ نہیں کیا۔ بلکہ خود اسرائیل نے ہی امریکہ کی شہ پر مصر کی ترقی کو ختم کرنے کے لئے بار بار اچانک جارحیت کی۔

بہرحال انوار السادات کے اعلان سے اور روسی عملہ کی مصر سے واپسی سے دو باتیں بالکل واضح ہو گئی ہیں اور مغربی پریس اور مصر کے مخالفین کا یہ پروپیگنڈا یکسر بے بنیاد و غلط ثابت ہو گیا ہے کہ مصر روس کی فوجی کالونی بنا ہوا ہے اور مصر کی پالیسیاں روس کے تابع ہیں۔

یہاں یہ بتانا غلط نہ ہوگا کہ ایک وقت مصر کے ترقیاتی منصوبوں و دفاعی کاموں کی تکمیل کے لئے روسی عملے و ماہرین کی تعداد ساٹھ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ چالیس ہزار کی تعداد تو صرف اسوان بند کی تعمیر، الیکٹرک سپلائی کی تنصیبات اور نہروں کی کھدائی و پلوں کی تعمیرات میں لگی ہوئی تھی۔ یہ تعداد عرصہ ہوا جا چکی ہے اور اب بقایا کاموں کی تکمیل کے لئے جو ۱۵، ۲۰ ہزار کی تعداد رہ گئی تھی۔ وہ بھی اپنا کام مکمل کر کے واپس بھیجی جا رہی ہے۔

یہ ہے اصل حقیقت حال۔

جسے مغربی پریس ایک اہم سیاسی افسانہ بنانے میں مصروف ہے۔ (۲۱ جولائی ۱۹۷۲ء)

---

* * * * *

افکار قارئین

یکساں سلوک کیجئے

جہاں تک امور خارجہ، دفاع، کرنسی، بین الصوبائی مواصلات اور بیرونی تجارت کے محکموں کا تعلق ہے تو ان کے متعلق جمعیۃ کا یہ موقف ہے کہ یہ محکمے چاروں یونٹس میں مشترکہ ہونے کی وجہ سے مرکز کے پاس رہیں اور باقی معاملات میں صوبوں کو مکمل خود مختاری حاصل رہے۔ مکمل صوبائی خود مختاری اور اختیارات کی تقسیم کا یہ مطلب ہے کہ صوبے میں جو شے پیدا ہوتی ہے وہ اس کی ملکیت ہے تاکہ صوبائی حکومتوں کا اپنے وسائل اور ذرائع آمدنی پر کنٹرول رہے اور وہ عوام سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ محسوس نہ کریں۔

اس لئے صحت مند جمہوریت کا تقاضہ تو یہ تھا کہ جس طرح چاول کی فصل پر صوبہ سندھ کو اور گندم کی فصل پر صوبہ پنجاب کو مکمل اختیار ہے۔ اسی طرح تمباکو کی فصل پر صوبہ سرحد کو اور معدنی وسائل پر صوبہ بلوچستان کو بھی پورا اختیار حاصل ہونا چاہیئے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جو حق پنجاب اور سندھ کو گندم اور چاول کی فصلوں پر ہے۔ وہی حق سرحد اور بلوچستان کو تمباکو کی فصل اور معدنی وسائل پر کیوں نہیں دیا گیا۔ اگر انہیں بھی پنجاب اور سندھ کی طرح ان کا حق دیدیا جائے تو یہ اپنی معیشت کے معاملہ میں خود کفیل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ صوبہ سرحد میں ملک کا ۸۵ فیصد تمباکو پیدا ہوتا ہے۔ جس سے مرکز ٹیکسوں کی شکل میں ۴۳ کروڑ روپے سالانہ وصول کرتا ہے اور خود سرکاری اعداد و شمار کے مطابق بلوچستان کے معدنی وسائل سے ملک کو ۹۰ کروڑ روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا کہ ملک کا تمام زرمبادلہ بلوچستان کے قدرتی وسائل کا رہین منت ہے۔ لیکن کتنے افسوس کا مقام ہے کہ پھر بھی بلوچستان اور سرحد کے لئے یہی طعنہ ہے کہ وہ مرکز کی بیشتر آمدنی ہڑپ کر جاتے ہیں۔ اب کوئی انصاف سے کہہ دے کہ یہ دو صوبے مرکز کے محتاج ہیں یا مرکز ان کا محتاج ہے؟

دوسرے یہ کس قدر جمہوریت کش پالیسی ہے کہ تربیلا ڈیم بھی مرکز نے اپنے پاس رکھ لیا ہے کہ جس کی تعمیر کے نتیجہ صوبہ سرحد کی سینکڑوں ایکڑ اراضی تباہ ہو گئی ہے، اور اسی ہزار افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ جن کی آبادکاری کا مسئلہ بھی صوبے کو درپیش ہے اور ان کا اقتصادی بوجھ بھی صوبہ پر ہی پڑ رہا ہے۔ لیکن فائدہ پنجاب اور سندھ کو پہنچ رہا ہے اس لئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ جس طرح پنجاب اور سندھ گندم، کپاس اور چاول کی تجارت سرحد اور بلوچستان سے کر سکتے ہیں۔ بالکل اسی طرح سرحد اور بلوچستان بھی پنجاب اور سندھ کو بجلی اور سوئی گیس فروخت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ یہ اپنا حق لے کر رہیں گے اور اس حق سے کبھی بھی دستبردار نہیں ہوں گے۔

صحت مند جمہوری اقدار کو فروغ دینے کے لئے ضروری ہے کہ مرکز تمام صوبوں سے یکساں سلوک روا رکھے اور دوستانہ جذبات کے تحت سرحد اور بلوچستان سے سیاسی چپقلش رکھنے کی بجائے پنجاب اور سندھ کی طرح سیاسی یگانگت پیدا کرے۔ تاکہ آئندہ کسی بھی صوبے کی حق تلفی کی گنجائش نہ رہے اور نہ ہی مرکز اور صوبائی حکومتوں کے درمیان کسی قسم کا کوئی تنازعہ پیدا ہونے پائے۔

شمس القمر قاسمی
خانیوال

ممبر سازی کی تاریخ میں مزید توسیع

امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا حکم

تمام شاخوں کے نام

بعض مقامات میں فسادات کی وجہ سے ممبر سازی کا کام نہیں ہو سکا اور بعض صوبہ جات نے مطالبہ کیا ہے کہ انتخابات کی تاریخ میں توسیع کر دی جائے، لہذا میں یکم شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء کو (ممبر سازی کے لئے) آخری تاریخ مقرر کرتا ہوں۔ امید ہے کہ تمام کارکن بیش از بیش ممبر سازی اور انتخابات کے کام میں دلچسپی لیں گے۔

انچارج دفتر مرکزیہ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

سرحد کے درویش وزیر اعلیٰ سے

ایک ملاقات

قیمت ——— ۳۰ پیسے

قائد جمعیۃ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ سرحد کا ایک اہم انٹرویو۔ تحریر اشرف ہاشمی نمائندہ حریت کراچی

آفسٹ کی طباعت، عمدہ کتابت، بہترین کاغذ۔ فی سینکڑہ ۲۰/۰۰ روپے بمعہ ڈاک خرچ۔ ۵ سے کم ارسال نہیں کیا جائے گا۔

انٹرویو تھوڑی تعداد میں باقی ہے، فوری آرڈر روانہ فرمائیں

محمد حنیف دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل — لاہور

جمعیۃ طلباء اسلام ملتان اور بہاولپور کے ڈویژنل اجلاس کی کارروائی

جمعیۃ طلباء اسلام کے چیف آرگنائزر جناب محمد اسلوب صاحب قریشی کی زیر صدارت دفتر جمعیۃ خانیوال میں ۱۰ر جولائی ۱۹۷۲ء کو صبح ۹ بجے ملتان ڈویژن اور بہاولپور ڈویژن کا مشترکہ اجلاس ہوا جس میں متفقہ طور پر درج ذیل فیصلے طے پائے۔

- دورہ ضلع بہاولپور کے لئے ندیم اقبال صاحب، مقبول احمد صاحب، نثار احمد صاحب اور اللہ یار صاحب کنوینرز بنائے گئے۔
- ضلع رحیم یار خاں کے دورہ کے لئے جناب امام بخش صاحب اور عبدالماجد صاحب کنوینرز مقرر کئے گئے۔
- ضلع بہاولنگر کے لئے محمد ضیاء الاسلام صاحب زیدی، محمد جمیل صاحب اور محمد اشرف صاحب منتخب کئے گئے۔
- ضلع ملتان کا دورہ کرنے کے لئے مسعود الحسن صاحب اور حفیظ احمد صاحب کنوینر بنے گئے
- دورۂ ساہیوال کے لئے منیر احمد صاحب کو کنوینر بنایا گیا۔
- یہ بھی طے پایا کہ تمام کنوینرز صاحبان اپنی اپنی رپورٹ دو ہفتوں تک صدر دفتر کو بھیجیں گے

اس کے علاوہ تنظیمی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے بھی بہت سی تجاویز پیش کی گئیں جن میں معائنہ ٹیموں کی تشکیل، لٹریچر اور ہفتہ وار اجلاس کی اہمیت و افادیت پر اکثریت نے زور دیا۔

شرکائے اجلاس کے اسماء گرامی	تعلیمی ادارہ کا نام	عہدہ	مقام
عبدالمتین چوہدری بی اے فائنل ایر	گورنمنٹ کالج	ناظم صوبہ پنجاب	ساہیوال
عبدالرحمٰن صاحب نیازی	"	نائب صدر "	تلمبہ
امام بخش صاحب بی اے فائنل ایر	ترقی تعلیم کالج	صدر	خانپور
محمد اکرم صاحب بی اے " "	گورنمنٹ کالج	نائب صدر	ساہیوال
طاہر حمید صاحب بی اے فرسٹ ایر	"	ناظم	"
ندیم اقبال صاحب ایف، اے فائنل ایر	میونسپل ڈگری کالج	صدر	جتنیاں
مقبول احمد صاحب ایف اے "	" "	جنرل سیکرٹری	"
محمد سلیم صاحب میانہ	گورنمنٹ "	صدر	ملتان
منیر احمد صاحب بی اے فائنل ایر	" "	صدر	ساہیوال
خالد صدیق صاحب ایف اے "	" "	جنرل سیکرٹری	"
قمر الزماں صاحب بی اے "	اسلامیہ "	رکن	خانیوال
عتیق الرحمان صاحب بی اے "	" "	"	"
فرقان احمد صاحب ایف اے "	" "	"	"
نثار احمد صاحب	پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ	صدر	بہاولپور
احمد خاں صاحب بی اے فائنل ایر	قاسم العلوم	جنرل سیکرٹری	ملتان
خالد رفیق صاحب دہم کلاس	گورنمنٹ ہائی سکول	رکن	خانیوال
حافظ محمد طاہر صاحب "	" "	جنرل سیکرٹری	چیچہ وطنی
عبدالمجید صاحب نہم "	" "	صدر	میانچنوں
سعید احمد صاحب ہشتم کلاس	" "	سیکرٹری	مخدوم رشید
شفیق احمد صاحب ششم "	" "	رکن	"
ضیاء الرحمٰن صاحب	دار العلوم	صدر	کبیر والہ
عبدالحفیظ صاحب	قاسم العلوم	کنوینر	ملتان
عبدالماجد صاحب	مخزن العلوم	جنرل سیکرٹری	خان پور
اللہ یار صاحب	اسلامی مشن	"	بہاولپور
محمد جمیل صاحب	مدرسہ عربیہ قاسم العلوم	سیکرٹری	فقیر والی
محمد ضیاء الاسلام صاحب	مدرسہ عربیہ صادقیہ	رکن	منچن آباد

جمعیۃ طلباء اسلام فقیر والی کا انتخاب

صدر محمد اشرف صاحب - نائب صدر حافظ محمد دین صاحب - ناظم اعلیٰ محمد جمیل انور ناظم محمد اکمل صاحب - خازن نیاز احمد نشتر

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام سیّدوالہ ضلع شیخوپورہ

امیر مولانا حبیب الرسول صاحب - نائب امیر ۱ مولانا محمد امین صاحب ۲ چوہدری موجدین نمبردار ناظم اعلیٰ مشتاق احمد صاحب - ناظم ۱ قاری محمد سلیم - خازن ڈاکٹر فاروق احمد صاحب سالار عنایت اللہ صاحب

انتخاب جمعیۃ چوہڑکانہ منڈی

امیر مولانا غلام محمد صاحب - نائب امیر مولانا محمد یعقوب صاحب - ناظم اعلیٰ ملک محمد سرور ناظم ۱ مولوی محمد اسلم صاحب ۲ پرویز بیگ صاحب - خزانچی صوفی محمد انور صاحب قریشی سالار ممتاز احمد قریشی

انتخاب جمعیۃ چک ۵۲ ڈی ڈی بھکر

امیر مولانا محمد اسماعیل - نائب امیر مولانا نعمت علی صاحب - ناظم اعلیٰ محمد موسیٰ صاحب نائب ناظم مولانا عبدالحمید صاحب - خازن چوہدری عبدالعزیز صاحب

جمعیۃ علماء اسلام علاقہ غیر تیراہ قوم مسوزی ورگزئی

بروز جمعہ بمقام ڈوگر میلہ جمعیۃ علماء اسلام تیراہ مستوخیل دالمیرزئی کا ایک اجلاس ہوا اجلاس کی صدارت مولوی لعل میر شاہ نے کی۔ اس اجلاس میں جمعیۃ کے کاروبار پر پورا غور کیا گیا اور اسی اجلاس میں وزیر اعلیٰ مفتی محمود صاحب کے اقدامات کا خیر مقدم کیا گیا، اور مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام مستوخیل قوم مسوزی

امیر مولوی لعل میر شاہ - نائب امیر مولوی زرجان صاحب - ناظم عمومی مولوی خواجہ محمد خان ناظم اخونزادہ صاحب سلطان شاہ صاحب - نائب ناظم ملک نظیم شاہ صاحب - ناظم نشرو اشاعت مولوی محمد جان صاحب - ناظم پروپیگنڈا مولانا محمود صاحب - مشیر ملک عثمان خان صاحب - خازن مولانا نواب شاہ صاحب۔

جمعیۃ علماء اسلام دالمیرزئی قوم مسوزی

امیر مولوی فضل گل صاحب - نائب امیر ۱ سید عبدالمجید صاحب - نائب امیر ۱ سید عبدالمجید صاحب - ناظم عمومی مولوی نور محمد خان صاحب - ناظم مولوی سلطان محمد صاحب - نائب ناظم مولوی سعید میر صاحب - ناظم نشرو اشاعت سید پین بادشاہ صاحب ۲ خوشحال خان - مشیر ملک خائستہ میر صاحب - سالار مولانا انار گل صاحب - نائب سالار میر ایاز صاحب - خازن ملک عبدالحنان صاحب - نائب ناظم ۲ ظریف خان صاحب

لوسر شرفو کا نیا انتخاب

امیر بابا عبدالرحمٰن صاحب - نائب امیر مولوی فضل الٰہی صاحب - ناظم اعلیٰ مولانا عبدالسلام صاحب - نائب ناظم جناب محمد اسلم صاحب - ناظم نشرو اشاعت جناب فیروز دین صاحب - خازن - جناب محمد عرفان صاحب -

باقی صفحہ ۲ کے آگے یہ ہے

راہِ سنت "راہِ سنت" میں بدعات وجاہلانہ رسوم پر بڑے تحقیقی انداز میں بحث کی گئی ہے، قرآن کریم، صحیح احادیث اور صدہا عبارات سے واضح کیا گیا ہے، کہ اہل سنت والجماعت کے دلائل کا معیار کیا ہے، اور بدعت کا لغوی وشرعی مفہوم کیا ہے؟

اس کتاب کو مرتب کرنے میں مصنف مدظلہ نے بڑی عرقریزی اور تحقیق وکاوش سے کام لیا ہے۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ اکابر دیوبند پکے حنفی اور سُنّی مسلمان ہیں، اور ان کو وہابی کہنا سراسر بہتان اور افتراء ہے۔

اس کتاب کی ابتداء میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی ایک نہایت مبسوط اور مدلل تقریظ درج ہے جس میں آپ نے بڑے حکیمانہ اسلوب میں اتباعِ سنت کی اہمیت وحقیقت پر اظہار خیال فرمایا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے، مفتی حضرت مولانا مہدی حسن صاحب مدظلہ کی تصدیقی تحریر بھی کتاب کے ابتدائی صفحات میں موجود ہے۔

یہ کتاب بھی نہایت عمدہ رنگین کاغذ پر بہترین کتابت وطباعت کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ اور بڑے سائز کے ۲۸۸ صفحات پر مشتمل ہے، قیمت تین روپے آٹھ آنے ہے

علم غیب:۔ فاضل مؤلف نے بڑے اچھے اسلوب بیان اور مضبوط طرزِ استدلال کے ساتھ یہ بات ثابت کی ہے، کہ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، دنیا کے کسی بڑے سے بڑے بزرگ، ولی حتی کہ پیغمبر کو بھی علم غیب نہیں، (یعنی بلا اطلاع خداوندی) اس کتاب میں بڑی تحقیق وکاوش کے ساتھ قرآن حکیم، احادیث صحابہ کرام، تابعین، فقہاء کرام، محدثین عظام، علماء متکلمین اور بزرگانِ دین وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی واضح اور روشن تر عبارات واقوال اور ٹھوس حوالہ جات سے علم غیب کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ صفحات ۵۷۲، سائز: ۲۰×۲۶ کتابت وطباعت بہترین، کاغذ عمدہ سفید قیمت آٹھ روپے،

صرف ایک اسلام اس کتاب میں مشہور منکر حدیث مسٹر غلام جیلانی برق کی گمراہ کن کتاب "دو اسلام" کا مدلل ومسکت جواب دیا گیا، فاضل مؤلف نے قرآن کریم، صحیح احادیث اور صدہا عقلی وتاریخی دلائل سے مسلکِ حق کی ترجمانی بڑے پرزور اور جاندار طریقے سے کی ہے۔

یہ کتاب چھوٹے سائز کے ۱۷۶ صفحات پر مشتمل ہے، کتابت وطباعت کا معیار اچھا ہے۔ قیمت آٹھ آنہ

(۴) چراغ کی روشنی:۔ اس کتاب میں مسئلہ معراج پر بڑے صاف وستھرے اسلوب بیان کے ساتھ تحقیقی انداز میں بحث کرکے ثابت کیا گیا ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالتِ بیداری میں جسم عنصری کے ساتھ معراج کرائی گئی، مؤلف مدظلہ نے معراجِ جسمانی کے منکرین کو دندان شکن جواب دیا ہے۔ صفحات ۸۰ سائز خورد، کتابت وطباعت بہتر، (قیمت درج نہیں) (خدام الدین یکم اکتوبر ۱۹۶۱ء میں اس کتاب پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اور قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے درج ہے)

گلدستہ توحید:۔ ردِ شرک وبدعت کے سلسلہ کی یہ ایک مفید کتاب ہے، صاف وسلیس زبان اور عام فہم انداز میں مولانا سرفراز خان صاحب صفدر نے بڑی محنت وکاوش سے اہلِ بدعت اور قبر پرستوں کے کمزور اور مہمل دلائل کی حقیقت واضح کی ہے۔

ضخامت ۱۶۴ صفحات، سائز خورد، کتابت وطباعت بہتر، قیمت دو روپے،

راہِ ھدایت:۔ معجزات وکرامات کیا ہیں؟ اور ان کی حقیقت کیا ہے؟

اس سوال کا تسلی بخش، مدلل اور سلجھا ہوا جواب "راہِ ہدایت" میں دیا گیا ہے، قرآن کریم، احادیث، اور ائمہ اہل سنت والجماعت کے معتبر اقوال سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ معجزہ وکرامت اللہ تعالیٰ کا فعل متاہے، جس کا ظہور ارادۂ خداوندی کے ماتحت انبیاء علیہم السلام اور اولیاءؒ کے ہاتھوں کرایا جاتا ہے۔ بہتر کتابت وطباعت کے ساتھ یہ کتاب چھوٹے سائز کے ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

آنکھوں کی ٹھنڈک:۔ اس کتاب میں مؤلف مدظلہ نے قرآن کریم اور احادیث سے یہ ثابت کیا ہے، کہ حضرات انبیاء علیہم السلام ہر جگہ حاضر ناظر اور عالم الغیب نہیں، ان لوگوں کے خود ساختہ دلائل کا کامیاب رد کیا گیا ہے، جو انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام کو ہر جگہ حاضر ناظر مانتے ہیں، بڑے سائز کے ۲۰۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب اچھی کتابت اور معیاری طباعت کے ساتھ شائع کی گئی ہے، اور قیمت دو روپیہ بارہ آنے ہے۔

مسئلہ قربانی:۔ یہ مختصر سا رسالہ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، قربانی کے فلسفہ، اس کی حقیقت اور مسائل پر مشتمل ہے، صفحات ۲۸ (قیمت درج نہیں)

آئینہ محمدی:۔ یہ بھی ایک مختصر سا رسالہ ہے۔ جس میں مؤلف مدظلہ نے اسلام کے بنیادی عقائد بڑے عام فہم انداز میں بیان کئے ہیں۔ نیز ان جاہلانہ رسموں اور توہمات کی تردید کی گئی ہے۔ جو بدقسمتی سے جہالت کی وجہ سے مسلم گھرانوں میں پیدا ہوگئے ہیں۔ یہ مختصر رسالہ بچوں اور کم تعلیمیافتہ لوگوں اور عورتوں کے لئے خاص طور سے مفید ہے۔ ضخامت ۳۶ صفحات، سائز خورد (قیمت درج نہیں)۔"

(ماخوذ ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند ۱۹۶۲ء) اسی ماہنامہ میں "تذکرہ فرزندان دارالعلوم دیوبند" کے عنوان کے تحت آپ کے بارے میں جو تعارفی نوٹ دیا گیا ہے اسے بے اختیار نوٹ کرنے کو جی چاہتا ہے۔

"مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر دارالعلوم کے ممتاز وذی استعداد فارغ التحصیل ہیں۔ آپ جناب نور احمد خاں صاحب کے صاحبزادہ ہیں۔ ضلع ہزارہ کے رہنے والے ہیں لیکن آج کل گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں مقیم ہیں، آپ نے ۱۳۶۱ھ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ سے دورۂ حدیث شریف پڑھا، فراغت کے بعد سے آج تک آپ درس وتدریس وعظ وتلقین، اور تحریر وتقریر کے میدانوں میں بڑے انہماک، بڑی عرق ریزی، محنت وجانفشانی اور بصیرت کے ساتھ علم ودین کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت کا معاملہ ہو یا انکار حدیث، مودودیت کا تباہ کن فتنہ ہو، ہر اہم مسئلہ پر مولانا زبان وقلم کی پوری قوت اور فکر وذہن کی پوری صلاحیتوں کے ساتھ نہایت پرجوش اور ٹھوس انداز میں مسلکِ حق کی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں،

آپ نے ایک سال مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ اور بارہ سال انجمن مدرسہ عربیہ گکھڑ میں تدریس کی خدمات انجام دیں، آج کل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں (صدر) مدرس کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اس عرصہ میں درسِ نظامی کی ساری کتابیں آپ نے پڑھائیں،

اندازہ ہے، کہ تقریباً تین ہزار طلبہ نے آپ سے علمی استفادہ کیا ہے۔ اور ستو کے قریب طلبہ آپ سے پڑھکر فارغ التحصیل ہوئے ہیں۔ (یہ اعداد وشمار دس سال قبل کے ہیں)

مولانا موصوف ایک اچھے مناظر بھی ہیں، کئی ایک اہم مناظروں میں آپ نے شاندار کامیابی حاصل کی، فتویٰ نویسی پر بھی مولانا خاص درک رکھتے ہیں، اور آپ کے تحریر کردہ بے شمار فتاوے آپ کی فکر ونظر اور علم وتدبر کا بہترین ثبوت ہیں،

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند) بابت ماہ ستمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۳۶)

اولاد:۔ مولانا نے دو شادیاں کیں۔ اور دونوں سے اولاد ہے۔ پہلی شادی ۲۴ مئی ۱۹۴۵ء کو مولوی محمد اکبر صاحب قوم راجپوت خطیب جامع مسجد "اسلام بستی" گوجرانوالہ کی دختر سکینہ بی بی سے ہوئی، ان سے آپ کے پانچ بچے ہیں، تین لڑکے اور دو لڑکیاں، بڑے لڑکے حافظ عبدالمتین خان زاہد جو زاہد الراشدی کے نام سے ترجمانِ اسلام اور دیگر اخبارات میں لکھتے رہتے ہیں) مدرسہ نصرۃ العلوم کے فارغ اور مدرسہ انوار العلوم میں مدرس اور نائب خطیب جامع ہیں، ان سے چھوٹے عبدالقدوس خان حافظ وقاری ہیں اور مدرسہ نصرۃ العلوم میں درجہ وسطیٰ میں پڑھ رہے ہیں، اور ان سے چھوٹے عبدالحق خان بشیر چھٹی جماعت پاس کرکے قرآن مجید حفظ کر رہے ہیں بڑی لڑکی کا نام سلمیٰ ہے، جو اچھڑیاں ضلع ہزارہ میں بیاہی گئی ہیں، ان سے چھوٹی سعیدہ اختر ہے جو مستند حافظہ اور قاریہ ہے۔ مدرسہ نصرۃ العلوم کے شعبہ نسواں میں پڑھاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی اپنے چچا مولانا عبدالحمید صاحب سے مشکوٰۃ شریف پڑھ رہی ہیں

دوسری شادی آپ نے بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے ۴ مارچ ۱۹۶۲ء کو والد مرحوم کے چچازاد بھائی محمد فیروز خان مرحوم ساکن "کورے" (ضلع ہزارہ) کی لڑکی زبیدہ (پہلا نام مہر

باقی صفحہ آخر پر ملاحظہ کریں

جواہرات سے زیادہ قیمتی
لطفِ کورس
خواہ کسی بھی طریقہ سے جو ہر حیات جیسا قیمتی مادہ ضائع ہو رہا ہو یا ہو گیا ہو چہرہ زرد سر میں چکر، تنہائی پسند، ذہنی پریشانی، دل ودماغ معدہ ومثانہ کی کمزوری مایوسی وشرمندگی، پیشاب کی جملہ خرابیوں کو دور کرکے عضلات (مسلز) کی غذا بنتی ہے۔ ایک طرح کا انسانی سیمنٹ ہے، قیمت مکمل کورس دس روپے، اوقات صبح ۸ تا ۲ شام ۶ تا ۹، اتوار شام ناغہ نوٹ: جعلی خود ساختہ قسم کے معالجین اور یوم ایام کے چکر سے بچیں مردانہ کمزوری کے اصحاب بھی تشریف لائیں
ماہر طب حکیم عبداللطیف خان صاحب سند یافتہ دہلی ۶۰ چیمبرلین روڈ گوالمنڈی رجسٹرڈ لاہور